صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 اپریل 2021ء بمطابق 30 شعبان المعظم 1442 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ O وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِیۡنَ O فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّیۡحَةُ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۔

(ترجمہ): اور قارون و فرعون وہامان کو ہم نے ہلاک کیا موسیٰؑ ان کے پاس بیّنات لے کر آیا مگر انہوں نے زمین میں اپنی بڑائی کا زعم کیا حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہ تھے۔ آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آ لیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ و آخِرُ الدَّعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

رسمی کارروائی

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر، حکومت کا بلایا گیا اجلاس ہے لیکن ان دو حکومتی بندوں کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہی دونوں تنخواہ لے رہے ہیں، اکبر ایوب صاحب، یہ صورتحال آپ دیکھ رہے ہیں، برائے مہربانی چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائیں، یہ بڑی خطرناک صورتحال ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وزراء ہاؤس نہیں آتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہرکیف تمام منسٹرز Should be very much responsible. This is august Houseاور اس میں جو بزنس ہوتا ہے، یہ گپ شپ نہیں ہوتا، پوری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے، یہ Live streamingہو رہی ہے اور منسٹرز جو ہیں، Interestنہیں لیتے، میں Recommendکرونگا گورنمنٹ کو کہ ایسے منسٹرز کے خلاف ایکشن لے۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، لائق محمد خان نے جو بات کی ہے، اس پر آپ نے جو رولنگ دی ہے، Appreciableہے اور میں سمجھتی ہوں کہ جو منسٹرز نہیں آئے، ہم بیوروکریسی، پولیس اور تمام اداروں پر بات کرتے ہیں، ہمیں پہلے اپنا گھر بھی سیدھا کرنا ہوگا، میں لائق خان کی شکرگزار ہوں، آپ کی بھی شکرگزار ہوں، یہ بات سی ایم تک ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔ میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں، آپ کے نالج میں یہ بات لانا چاہتی ہوں، ہم نے یہاں سے پچھلے ڈھائی سالوں میں بہت سی قراردادیں Unanimouslyپاس کی ہیں، اس وقت پہلی دفعہ ہے کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ میں پختون منسٹرز زیادہ ہیں، ہمارا سپیکر بھی پختون ہے، اسد قیصر صاحب جو کہ اس اسمبلی سے گئے ہیں لیکن ہماری کسی قرارداد کو وہ شنوائی نہیں ملتی، خاص طور پر میں نے ایم پی ایز کے لئے بات کی تھی، آپ کے آنریبل چیئر کے لئے بات کی تھی، تمام اسمبلیوں کے جو سپیکرز ہیں، جیسا کہ سینیٹ کے چیئرمین کے لئے اور سپیکر صاحب کے لئے ریڈ پاسپورٹ ہوتا ہے، آپ لوگوں کے لئے بھی، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے سپیکران کے لئے اور ان کی فیملی کے لئے ریڈ پاسپورٹ ہونا چاہیئے، اسی طرح میں نے اپنے ایم پی ایز کے لئے بات کی تھی، جب سینیٹ میں ہے، کیا وہ ہم سے زیادہ Legislationکرتے ہیں، کیا نیشنل اسمبلی والے ہم سے زیادہ Legislationکرتے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ Khyber Pakhtunkhwa Assemblyوہ واحد

اسمبلی ہے جس میں اپوزیشن اپنا کردار بھی ادا کرتی ہے اور Legislation بھی سب سے زیادہ کرتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ سیاست سے بالائے طاق ہو کر یہاں پر Legislation کرتے ہیں، گورنمنٹ کی جو غلط پالیسیاں ہوتی ہیں، ان پہ تنقید بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری وہاں پہ ریزولیوشنز پڑی ہوتی ہیں، ان کو کوئی شنوائی نہیں ملتی۔ میں آپ کی وساطت سے میری یہ بات اسد قیصر صاحب کو اور ان تمام پختون منسٹروں کو بتادیں جو کہ زیادہ تر خیبر پختونخوا سے گئے ہوئے ہیں، منسٹریوں کو Enjoy کررہے ہیں، انہیں اپنے خیبر پختونخوا کا خیال کرنا چاہیئے، خیبر پختونخوا میں جتنے مسائل ہیں، اگر وہ صوبائی حیثیت سے حل نہیں ہو سکتے ہیں، آج یہ صوبہ سونے کا ہوتا، اگر وہ پختون منسٹر اور پختون سپیکر اس صوبے کا ساتھ دیتے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے، تمام اسمبلیاں قانون ساز اسمبلیاں ہوتی ہیں، ان میں تمام ممبران کے ایک جیسے استحقاق ہونے چاہئیں، خواہ وہ سینیٹ ہے، خواہ وہ نیشنل اسمبلی ہے، خواہ وہ کوئی بھی اسمبلی ہو۔ اکبر ایوب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے سینیئر منسٹرز ہیں، انہی کی ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ یہ اس ریزولیوشن پر مرکز سے بات کریں اور اس کو Ensure کروائیں کہ وہ اس پر عمل کرے۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا کہ ہم اس پر عمل کرینگے، اس میں اگر آپ کو ضرورت پڑتی ہے تو Interior ministry سے بھی آپ رابطہ کریں، On behalf of this august House، تھینک یو۔ کوئسچنز آور، اور دوسرا میں اکبر ایوب صاحب سے پھر کہونگا کہ یہ گورنمنٹ کا بلایا ہوا اجلاس ہے، اس اجلاس کی ریکوزیشن گورنمنٹ نے کی ہے، آپ تعداد دیکھ لیں، ایم پی ایز بھی Interest نہیں لیتے، منسٹرز بھی Interest نہیں لیتے تو پھر یہ میرے لئے بڑا مشکل ہو جائے گا، میں پھر اسمبلی بند کر دونگا، جب تک سارے لوگ نہیں آئیں گے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 10242، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہم جب سوالات اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرتے ہیں، ہمارا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم ڈیپارٹمنٹس کو Accountable ٹھہرائیں تاکہ اس سے حکومت کی Efficiency بہتر ہو۔ یہ جو MTI Act implement کیا گیا، اس ایکٹ میں بھی تھا، اس سے پہلے جو اٹانومی ایکٹ تھا، اس میں بھی یہ بات تھی کہ ان ہاسپٹلز کی Clinical audits ہونگے، Financial

ہونگے، Performance audits ہونگے، یہ جو میں نے کوئسچن Design کیا ہے، میں نے اسی بنیاد پر Design کیا ہے لیکن میں حیران ہوں کہ اس قسم کے Important Question کو اتنا None serious لیتے ہیں، انہوں نے سوال کے جز (الف) میں بھی لکھا ہے، (ب) میں بھی لکھا ہے اور (ج) میں بھی لکھا ہے کہ تفصیلات لف ہیں لیکن جو تفصیلات لف ہیں، نہ وہ پڑھے جا سکتے ہیں اور نہ جو ہمارے سامنے یہ سکرین ہے، اس پر جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، نہ وہ پڑھی جا سکتی ہیں، یہ میرے دو Colleagues ہیں، میں نے ان دونوں کو گواہ بنا کر یہ سکرین Open کیا ہوا ہے، ان دونوں کو اگر عینک کے ساتھ نظر آ رہا ہے۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> عینک کے ساتھ بھی نظر نہیں آ رہا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> یہ نظر نہیں آ رہا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اکبر ایوب صاحب ہمارے دوست ہیں، بھائی ہیں، اس کو Scapegoat بنایا جاتا ہے، ادھر بٹھایا جاتا ہے، وہ بیچارہ اپنا ڈیپارٹمنٹ Handle کریں، میں یہ چاہتا ہوں کہ جمعے کے روز اس کوئسچن کو دوبارہ لے لیں، مجھے پوری ڈیٹیلز آج یہ Hand over کریں تاکہ میں اس پر سپلیمنٹری کوئسچن تیار کر سکوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی و قانون):</u> عنایت صاحب نے جو بات کی ہے، میں اس سے بالکل Agree کرتا ہوں، میں نے بھی اس کو پڑھنے کی کافی کوشش کی ہے، جناب سپیکر، میرے خیال میں آپ کو بھی ریکویسٹ کی تھی، ہیلتھ منسٹر نے، آج فیڈرل فنانس منسٹر کے ساتھ ان کی ضروری میٹنگ آ گئی، اس کو اگر ڈیفر کر دیا جائے، ہیلتھ والے کوئسچنز کو تاکہ یہ Friday کو لے لیں، With proper record, clear record، یہ میں ان سے Agree کرتا ہوں، یہ احکامات ہم ابھی ڈیپارٹمنٹ کو جاری کرتے ہیں کہ Clear picture کے ساتھ ساری ڈیٹیل پیش کریں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Question No.10242 is hereby deferred.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر، اگر جمعہ کے دن ہو جائے تو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جمعہ کو نہیں ہوا تو Next monday کو آ جائیگا۔ چونکہ ان کا دن جو ہے، ہیلتھ کا وہ Monday کو ہے۔ کوئسچن نمبر 10306، محترمہ نگہت اور کزئی صاحبہ۔

* 10306 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع خیبر (سابقہ فاٹا) محکمہ داخلہ و قبائلی امور کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

(جواب ندارد)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ نہ تو میرے ٹیبل پہ اس کا Answer پڑا ہے اور نہ ہی اس میں Answer ہے، ویسے خوشی ہوئی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب نہیں دیا لیکن اپنے سیکرٹریٹ کی طرف سے اچھا جواب آیا ہے کہ Not received، چلیں یہ بھی ایک اچھا جواب ہے کہ Not received، ایک بہت اہم ایشو پہ میں فاٹا کے حوالے سے بات کر رہی تھی، اس میں میرا خیال ہے کہ میر کلام صاحب کو بھی شاید اس کے کوسچن کا Not received آیا ہے، میں کوئی بات نہیں کرونگی کیونکہ پھر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بہت زیادہ بولتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اپنے حقوق کے لئے، اپنے عوام کے حقوق کے لئے، میرے ساتھ اب وہ Personality ہو گئی ہے کہ میں ہر بات پر زور دیتی ہوں، میں بال آپ کے کورٹ میں پھینکتی ہوں، As a منصف قائداعظم کی تصویر کے نیچے آپ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ Custodian of the House ہیں، اپوزیشن کے بھی اور ٹریژری بنچز کے بھی، میں بال آپ کے کورٹ میں پھینکتی ہوں کہ آپ کیا کہتے ہیں، یہ وزیر داخلہ کا سوال ہے، مجھے نہیں پتہ کہ وزیر داخلہ ہے کون؟ مجھے یہ بھی پتہ نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، یہ دیکھیں، ایک اور مذاق سامنے آگیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس Sitting میں تیسری بار ہو چکا ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: سر، ہمارے پاس اس کا جواب آیا ہے۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جواب نہیں ہے تو سپلیمنٹری کس بات کی آئے گی، ذرا اکبر ایوب صاحب کو سنتے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: سر، ہمارے پاس جواب آیا ہوا ہے لیکن آپ کے پاس نہیں آیا۔

جناب سپیکر: لیکن ہمارے پاس نہیں ہے، آپ کو ڈیپارٹمنٹ نے بھیج دیا ہے، میرے پاس بھی نہیں ہے۔
وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: حالانکہ اس میں وہ جیل کا تھا، میں نے تاج محمد خان صاحب کو ریکویسٹ کی تھی کیونکہ وہ جیل خانہ جات کے منسٹر ہیں، آپ تفصیل سے اس کا جواب دے سکیں گے، ہم نے آپس میں ڈسکس بھی کیا۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، مجھے آج پونے دو بجے Call آتی ہے کہ بندہ آیا ہوا ہے، میں نے کہا کہ اگر تم نے اس کو اس کمپیوٹر پہ ڈالا یا تم نے اس کو Receive کیا، ہمارے اسمبلی رولز جو ہیں وہ یہ ہیں کہ دس دن پہلے ڈیپارٹمنٹ جواب دیگا، دو دن پہلے وہ ایم پی اے کے پاس جائیگا، اس کو کل دو بجے تک سیکرٹریٹ میں ہونا چاہیئے تھا، دو بجے کے بعد یہ مجھے ملتا ہے، اس لئے میں نے بال آپ کے کورٹ میں پھینک دی ہے، آج پونے دو بجے بندہ آیا ہے۔
جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، سنجیدگی سے یہ لوگ نہیں لیتے۔
جناب سپیکر: دو کوسچنز ہیں، میر کلام خان صاحب کا اور نگہت اورکزئی صاحبہ کا، دونوں کا جواب ہمارے پاس نہیں آیا، آپ کو ڈیپارٹمنٹ نے شاید At the eleventh hour جواب بھیج دیا ہوگا لیکن ہمارے کمپیوٹر میں کچھ بھی نہیں ہے، ہماری اسمبلی نے لکھا ہے، Reply not received، دونوں کوسچنز کا یہی ہے۔
وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: سر، جو آپ بہتر سمجھتے ہیں آپ ایکشن لیں، ہم ایکشن لیں گے، We are with them یہ غلط چیز ہے، کل میر کلام صاحب تعریف کرتے تھے، I agree with them, you should take action, whatever an appropriate action، یہ کوئی طریقہ نہ ہوا کہ Last minute میں جواب آرہا ہے۔
جناب سپیکر: اب اسمبلی کے ساتھ بھی مذاق شروع ہو گیا ہے، پہلے تو ایم پی ایز اعتراض کرتے تھے، ٹریژری بنچز کے بھی، اپوزیشن کے بھی، سب کے پریویلجز آرہے ہیں، دونوں طرف سے آرہے ہیں، میں چیف سیکرٹری صاحب کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس کیس کو Take-up کریں، With Interior department، اس کو انکوائر کریں۔

(Applause)

Mr. Speaker: The Question No. 10306, send it to the Committee. Is it the desire of the House that the Question may be referred to the Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 10306 is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 10692، جناب میر کلام۔

* 10692 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ میں سال 2019ء سے سال 2020ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون، کس کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2021ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 10692 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 10692 is referred to the concerned Committee.

اکبر ایوب صاحب، یہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح کا مذاق آئندہ ہم برداشت نہیں کریں گے، جو سیکرٹری آئندہ اس طرح کرے گا، اس سیکرٹری کو ہم پورے سیشن کے لئے یہاں بٹھائیں گے، ان کا نمائندہ پھر نہیں آئے گا، وہ سیکرٹری خود آ کر یہاں پہ بیٹھے گا۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: سر، میں نے کل کچھ چیزیں چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائی ہیں، آج پھر جو حالات ہیں، میں ان کے نوٹس میں لاؤں گا، اس پر ان شاء اللہ آپ امید رکھیں کہ وہ ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میں خود بھی اس سلسلے میں اپنا اختیار استعمال کر رہا ہوں، چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا کہ ذرا بیوروکریسی کو سمجھائیں۔ سوال نمبر 10437، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 10437 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لوگوں کو معیاری ادویات کی فراہمی کے لئے ڈرگ رولز 2017 میں ترمیم کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان ڈرگ رولز پر عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا، صوبے میں ڈرگ انسپکٹرز کی کل تعداد کتنی ہے اور ان کو کیا مراعات یا سہولیات حاصل ہیں، نیز آیا یہ تعداد صوبے کے لئے کافی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ خیبر پختونخوا نے 1982ء ڈرگ رولز میں معیاری ادویات کی دستیابی اور فراہمی کو یقینی بنانے اور صحت عامہ کی بہتری کے لئے یہ تبدیلی کی ہے، ان تبدیلیوں سے نہ صرف مطلوبہ معیار کی ادویات کی فراہمی یقینی ہو جائے گی، بلکہ مارکیٹ سے جعلی، غیر رجسٹرڈ اور غیر معیاری ادویات کی ترسیل، خرید و فروخت کو مؤثر انداز سے کنٹرول کیا جا سکے گا۔

(ب) ڈرگ رولز صوبائی دائرہ اختیار میں آتا ہے اور اس پر من و عن عمل ہو رہا ہے، پچھلے تین سالوں کے دوران مختلف نوعیت کے چھ ہزار سے زائد کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں جو ضروری کارروائی کے بعد ڈرگ کورٹ ریفر ہو گئے ہیں۔ تمام ڈرگ لائسنس کو Online کیا جا رہا ہے تاکہ جعلی لائسنس کا تدارک کیا جا سکے۔ اس وقت صوبے میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد تینتالیس (43) ہے اور دس انسپکٹرز کی تقرری پبلک سروس کمیشن سے ہونی ہے، تاہم صوبے کی مالی رکاوٹ کی وجہ سے ڈرگ انسپکٹرز کو مطلوبہ سہولیات میسر نہیں ہیں، جس کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں Directorate of Drugs Control and Pharmacy Services کی صورت میں ایک منسلک ادارے کا قیام عمل میں لایا

گیا ہے جس کے ذریعے نہ صرف ان کی کارکردگی کو بہتر کیا جاسکے گا بلکہ ان کے فرائض کو بہتر طریقے سے سرانجام دینے میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ سوال جو میں نے ڈرگ رولز کے حوالے سے کیا ہے، انہوں نے 2017ء ترمیم کی بات کی، اس حوالے سے مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں تھا، جو ان کے ڈرگ رولز 2017ء میں ترامیم تھیں، اس حوالے سے اس میں کوئی ایشو نہیں تھا لیکن اس کے بعد جو انہوں نے 2018-19ء میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محکمہ داخلہ سے کوئی نمائندہ ادھر آیا ہوا ہے، سیکرٹری داخلہ وغیرہ ادھر ہے؟ آپ ہاؤس سے باہر تشریف لے جائیں، آپ کا کیا کام ہے ادھر؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، ہیلتھ کا منسٹر بھی نہیں ہے، نہ مجھے گیلری میں کوئی ڈیپارٹمنٹ کا بندہ نظر آ رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ہیلتھ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کو اکبر ایوب صاحب جواب دیں گے۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، ایک تو یہ 2018-19ء میں جو انہوں نے Relaxation دی ہے، اس میں Already category A and B کی میں بات کروں گی، ان کا جو ڈرگ رول 2017ء تھا، اس میں Distribution، جو ان کا کام تھا، Category E جو Already Pharmacists تھے، ان کے لئے کے حوالے سے اور وہ B category میں میڈیکل سٹورز ہوتے ہیں، ڈپلومہ ہولڈرز کو دوبارہ 2018-19ء ایکٹ میں Same کر دیا ہے، Equal کر دیا، ایک تو یہ بات ہے۔ دوسری بات جو انہوں نے بتائی ہے کہ Already ہمارے پاس کمی ہے، پورے صوبے میں آپ دیکھیں، انسپکٹرز کی جو انہوں نے بات کی ہے، ان کی تعداد تینتالیس (43) ہے، اب پورا صوبہ ہے اور اس میں تینتالیس (43) ڈرگ انسپکٹرز ہیں، یہ ادویات کے حوالے سے دیکھیں گے کہ کہاں کہاں پہ ایشوز ہیں، Already انہوں نے کیسز کی باتیں کی ہیں کہ یہاں پہ صوبے میں بہت زیادہ کیسز ہیں، یہ کیسز کو Deal کریں گے، کورٹ کے چکر لگائیں گے؟ Already ہمارے صوبے میں یہ جعلی ادویات کا جو ایشو ہے، یہ بہت سنگین مسئلہ ہے، ان کے پاس نہ تو

کوئی سٹاف ہے، نہ ان کے پاس گاڑیاں ہوتی ہیں، انہوں نے جو دس انسپکٹرز کی بات کی ہے تو Already جو پروموشن ہے، اس میں بہت زیادہ ایشوز ہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں جو جواب مجھے دیا ہے، میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں، میری یہ اکبر ایوب صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس کو Kindly، کیونکہ یہ سوال میں نے پچھلی حکومت میں بھی ڈرگ انسپکٹرز کے حوالے کیا تھا، یہی ایشو تھا کہ صوبے میں انسپکٹرز کی تعداد بہت کم تھی، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کونسے ایسے ایشوز ہیں کہ Covid جیسی وباء میں بھی آپ لوگوں کے یہ مسئلے ہیں، Kindly اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں، اس پہ ہم ڈیٹیل سے ڈسکشن کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری، میاں صاحب کا مائیک کھولیں۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، شگفتہ ملک صاحبہ نے جو ڈرگ انسپکٹرز کے متعلق بات کی ہے، میرا کوسچن تو اس کے ساتھ Related نہیں ہے لیکن آپ Relate کر سکتے ہیں، ڈرگ انسپکٹر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ معیاری ادویات اور جو ادویات حکومت کی طرف سے ہسپتالوں کو Supply ہوتی ہیں، ان کو دیکھیں کہ وہ استعمال ہو رہی ہیں یا نہیں ہو رہی ہیں؟ آپ نے دیکھا ہو گا، ایک ہفتہ پہلے اخبار میں آیا تھا کہ چارسدہ میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ضلع کرک کی ادویات بہت تعداد میں پکڑی گئی تھیں، یہ "مشرق" اخبار کی خبر ہے، ادویات پہ Stamp لگا تھا، کرک ہسپتال جبکہ وہ پہنچی گئیں تھیں چارسدہ میں، آپ لوگوں نے ہیلتھ کارڈ کا اجراء کر دیا، آپ لوگ دعوے بھی کر رہے ہیں لیکن جو دوائی کسی ڈسٹرکٹ ہسپتال کو جا رہی ہے، میں اس ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس دوائی کے ساتھ ایسے Equipments بھی چارسدہ یا کسی اور جگہ پہ ملے ہونگے جس کی ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک انکوائری نہیں کی، برائے مہربانی چارسدہ کی دوائی کرک آ رہی ہے، کرک کی دوائی ایبٹ آباد جا رہی ہے، ہاسپٹل کو جو حکومت دے رہی ہے وہ صحیح مریض کو نہیں مل رہی، میرے خیال میں منسٹر صاحب اگر توجہ دیں کیونکہ ایک غریب آدمی جب ہاسپٹل چلا جائے، اس کو دوائی مارکیٹ میں ملے اور ڈرگ انسپکٹر جس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مارکیٹ میں جو دوائی حکومت کی فروخت ہو رہی ہو تو اس پہ کارروائی کرے۔ اکبر ایوب صاحب سے میں یہ توقع کروں گا، اگر اس پہ آپ سپیشل کمیٹی بناتے ہیں، سپیشل انکوائری کرتے ہیں، کیونکہ بہت دوائیاں ہسپتالوں کی مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: نثار احمد، سپلیمنٹری۔

جناب نثاراحمد: شکریه جناب سپیکر صاحب، زه د صحت ډیپارټمنټ سره تړلې یو مسئله د ه چې مخکښې د لته مونږه هغه پیش کړې وه کوم چې مونږه د ا Expired مچهر د انې تقسیم کړې وې، هغې د پاره چې کوم کسان Hire کړې شوی وو، زما په ضلع کښې د هغې نه د یو ورځ سیلری کټ کړې د ه، د هغې نه 45 لاکھ روپۍ جوړیږی، د ایکس فاټا به ټول څومره جوړیږی؟ دا په کروړونو کښې شوې، لهذا هغوی مزدوری خواری کړې د ه، محنت ئے کړے د ے، Distribution کښې د هغوی نه کټنګ شوے د ے، زما منسټر صاحب ته خواست د ے چې د هغې وضاحت هم راکړی او ډیپارټمنټ ته هغه ورکړی چې هغه پیسې هغوی ته زر تر زره ملاؤ شی۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون): شکریہ جناب سپیکر! میڈم نے جو سوال اٹھایا ہے، لازمی بات ہے، اس میں پرابلمز تھے، ڈرگ انسپکٹرز، جس کی وجہ سے ایک سپیشل ڈرگ ڈائریکٹوریٹ اس ڈیپارٹمنٹ میں بنادیا گیاہے، جس میں ایک ڈائریکٹر جنرل لگا دیا گیا ہے تاکہ سپیشل فوکس اس چیز پہ کیا جائے۔ جس طرح انہوں نے بتایاہے کہ تینتالیس (43) لوگ کام کر رہے ہیں، دس مزید بھرتی کئے جائیں گے، اس میں میں سمجھتا ہوں، بالکل میڈم صحیح کہہ رہی ہیں، یہ ہیلتھ کا معاملہ ہے، اس میں پیسوں کا ایشو نہیں ہونا چاہیئے، یہ Priority پر ہونا چاہیئے۔ میڈم سے میں ریکویسٹ کروں گا، اگر وہ کہتی ہیں تو ہم ضرور کمیٹی میں بھیج دیں گے لیکن اس پر کام شروع ہو گیاہے۔ سپیشل دائریکٹوریٹ بنانے کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کو Lapse نظر آ رہا ہے، کمزوری نظر آ رہی ہے، اس کو مضبوط کرنے کے لئے اور اس پر سپیشل فوکس دینے کے لئے ایک ڈائریکٹوریٹ بنایا گیاہے۔ باقی میاں صاحب نے جو سوال کیاہے، اخباروں میں آپ بھی پڑھتے رہے ہیں، ہم بھی پڑھتے رہیں ہیں، یہ مسئلہ آ رہا ہے، اس چیز کو کنٹرول کرنے کے لئے اس کو Highest level تک اٹھایا گیاہے، یہ بہت زیادہ نہیں ہے، بہت کم جگہوں پر ہے لیکن Lapses ضرور ہیں، یہ عوام کا پیسہ ہے اور خصوصی طور پہ یہ دوائیاں ہمارے معاشرے کے غریب ترین لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، نثار خان والی بات مجھے سمجھ نہیں آئی تو وہ بعد میں مجھ سے ڈسکس کر لیں، اس کو ہم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Take-up کر لیں گے، سیلریز کا کوئی پرابلم وہ بتا رہے تھے۔۔۔۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر، سولہ مہینے ہو گئے ہیں، میں نے کئی سوالات کئے، کسی کا جواب نہیں آیا، (تالیاں) یہ تو مذاق بن چکا ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: جناب سپیکر، آج ہیلتھ منسٹر خود نہیں ہیں، Next session میں وہ ہونگے، وہ جواب دے دیگا، نثار صاحب، شور مچانے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا، آپ شور مچا رہے ہیں، دو سال سے آپ نے اپنا بھی بیڑا غرق کر دیا، آپ آرام سے رہیں، دیکھیں یا تو نیا سوال لے آئیں یا ہیلتھ منسٹر کے ساتھ ان کو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نثار خان، پلیز میری بات سنیں، جناب، بات سن لیں، میں آپ کا مائیک Open کر دوں گا، بات سن لیں، ایک منٹ بات سن لیں، بات سن لیں، مہربانی کریں۔

(شور)

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: اچھا، خدا خیر کرے گا، یا تو یہ نیا سوال لے کر آئیں۔ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات سن لیں، مہربانی کریں، پلیز بات سن لیں، میری بات سن لیں، آپ بات ہی نہیں سنتے، بات سن لیں، نثار خان، زیادہ بلڈ پریشر ہائی نہ کریں، بات سنیں، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں، نثار خان، میری بات سنیں، آج ہیلتھ منسٹر کی فنانس کے حوالے سے اسلام آباد میں بڑی Important meeting تھی، He talked to me، انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرے کوسچن ڈیفر کر دیں، میں Friday کو جواب دے دوں گا، بجٹ آ رہا ہے، اس سلسلے میں He is very much engaged there، میں نے ان کو کہا، آپ اکبر ایوب صاحب کو اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کیس بھیج دیں، اگر کسی کوسچن کے بارے میں، آنریبل ممبرز کہا تو ہم اس کو ڈیفر کر دیں گے، ایک ایمرجنسی تھی، وہ اس صوبے کے لئے وہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، لہذا اکبر ایوب صاحب، Is not a concerned Minister، جو کوسچن شگفتہ ملک صاحبہ کا آیا ہے، انہوں نے جواب دے دیا، اب جو آپ بات کر رہے ہیں، یہ کچھ اور بات کر رہے ہیں، اس لئے جھگڑا صاحب جب آ جائیں، ایک Responsible Minister آپ کو یہ Commit کر رہے ہیں کہ اگلے اجلاس میں جھگڑا صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ کے جو آپ کا ایشو ہے، اس کو Resolve کر دیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی ایشورنس۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: میرے بھائی، اگر میں ہیلتھ منسٹر ہوتا تو میں ابھی آپ کا مسئلہ حل کرتا، Concerned لوگوں کے ساتھ بٹھاکے کرلیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنی بڑی ایشورنس وہ آپ کو دے رہے ہیں، جھگڑا صاحب سے وہ آپ کی میٹنگ کرائیں گے۔ جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: جناب سپیکر، میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی۔ جی نثار خان صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: میڈم سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کے اوپر کام ہو رہا ہے، اس کو کرلیں، بات کرلیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پہلے ملک صاحبہ بات کرلیں۔

میاں نثار گل: سر، ایک منٹ جی، بات یہ ہے کہ جب ہم ادھر کسی بات کو اٹھاتے ہیں، ہمارا یہ مقصد نہیں ہوتا ہے کہ وہ سوشل میڈیا پہ آجائے، اخبار میں آجائے، میں نے بات کی کہ کرک کی دوائیاں چارسدہ میں فروخت ہو رہی ہیں، منسٹر صاحب نے کہا کہ ہاں یہ چھوٹے موٹے واقعات ہوتے رہتے ہیں، یہ "مشرق" اخبار میں خبر آئی ہے، خدا کرے آپ اور بھی چوری میں شامل ہوں، آپ اور بھی فروخت کرلیں، ہمارا اس سے غرض نہیں ہے لیکن کم از کم آپ کو چاہیئے تھا، ایک ممبر نے اسمبلی کے Floor پہ بات اٹھائی، آپ کہہ سکتے تھے کہ ہم اس پہ انکوائری کریں گے، دیکھیں، آپ نے تو فروخت نہیں کی، ایم ایس ذمہ دار ہو گا یا ڈی ایچ او ذمہ دار ہو گا لیکن مجھے اور ملک ظفر اعظم کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر کرک کی دوائی چارسدہ میں فروخت ہو رہی ہے، ہم ایوان میں اس مسئلے کو اٹھائیں گے، آپ اس کی تحقیقات نہ کریں، خدا کرے کہ آپ جتنا بھی فروخت کرلیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا Valid point ہے، Minister Sahib has noted اور ان شاء اللہ اس پہ ایکشن ہو گا۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: جناب سپیکر، بالکل میاں صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا، چھوٹی موٹی ہوتی رہتی ہیں، میں نے کہا ہے کہ اتنے بڑے لیول پر ہر طرف نہیں ہو رہی، میں نے آپ کو کہا، میں نے بھی پڑھا ہے، آپ نے بھی پڑھا ہے، بالکل میں Floor of the House کہتا ہوں، ہم اس

پر انکوائری Mark کرتے ہیں، میاں صاحب نے جس کیس کا ذکر کیا ہے، اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ انکوائری ہوگی اور انکوائری کی ہم کوشش کریں گے کہ Within two weeks ہم آپ کو جواب دیں۔

جناب سپیکر: This is the way، ٹھیک ہے۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، بالکل اکبر ایوب صاحب کی بات ٹھیک ہے لیکن Interest کی بات ہے، میں اس وجہ سے سٹینڈنگ کمیٹی کی بات کر رہی ہوں کہ بہت پرانا ایشو ہے، میں یہ بھی نہیں کہہ رہی کہ اس گورنمنٹ کا ہے، یہ بہت پرانا ایشو ہے، آپ نے جو ڈائریکٹوریٹ کی بات کی، ایک سال سے تو ان کے پاس آفس نہیں ہے، ان کے پاس ٹرانسپورٹ نہیں ہے، ان کے پاس سٹاف نہیں ہے، ظاہر بات ہے اگر اس میں Interest ہو، سنجیدگی ہو، میری گزارش ہے کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، آپ کو پتہ ہے کہ بیوروکریسی کا جو طریقہ کار ہے، آپ بھی اس سے مایوس ہیں، اس کو Kindly refer کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: جناب سپیکر، اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے سے جس طرح میڈم کہہ رہی ہیں، اس میں کوئی بہتری آسکتی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اچھا وہ Collective wisdom کے ساتھ اس میں کوئی Decision ہو جائے۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Is it the desire of the House that the Question No. 10437 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

کوئی Yes نہیں ہے۔

And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 10437 is referred to the Standing Committee on Health. Muhtarama Humira Khatoon Sahiba, Question No.10514.

* 10514 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے لئے محکمہ تعلیم کے اہلکاروں کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ تعلیم کے کتنے اہلکاروں نے پولیو کے قطرے پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دی ہے؛

(2) ان کی سال و ضلع وار تعداد کیا ہے، پولیو کے قطرے پلانے والے اہلکار کو اضافی ڈیوٹی کا معاوضہ کس تناسب سے دیا جاتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ تعلیم کے 30ہزار106 اہلکاروں نے پولیو کے قطرے پلانے میں ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔

(2) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع وار پولیو کے قطرے پلانے والے اہلکار کو اضافی ڈیوٹی کے لئے جو معاوضہ دیا جاتا ہے، وہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، یہ سوال جو میں نے پوچھا ہے، اس میں میرا Focus یہ ہے، جز(الف) پر ہے، یہ ہماری ایک بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم شعبہ تعلیم کے افراد کو الیکشن میں استعمال کرتے ہیں، کوئی Disaster آئے، اس میں ہم استعمال کرتے ہیں، اب ہم ان کو پولیو کے قطروں میں بھی استعمال کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جنوبی اضلاع میں پچھلے دنوں ایک ہیلتھ ورکر جو لیڈی ہیلتھ ورکر تھی، انہوں نے اپنے بچے کو پولیو کے قطرے نہیں پلائے، ان کے گھر کے اندر ہی ایک کیس نکل آیا، میرا مقصد ہے کہ باقاعدہ پولیو ہیلتھ ورکر ہو یا ہیلتھ ورکر جن کو کہا جاتا ہے، وہ ایک Proper training کے بعد آپ اس کو ہیلتھ ورکر کہہ سکتے ہیں لیکن اگر آپ ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو اٹھا کر ان سے آپ پولیو کے قطرے پلوانے شروع کریں تو پھر اس کا یہی انجام ہوگا کہ ہمارے ملک کے اندر پولیو کے قطروں کو پلانے کے ساتھ ساتھ اس بیماری کے ختم ہونے کی کوئی تدبیر نہیں ہو رہی، لہذا میرا اس پہ یہ Concern ہے کہ آپ اس کو کسچن کو کمیٹی میں ریفر کریں کیونکہ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں وہ میں ادھر ڈیٹیل میں ڈسکس کرنا چاہتی ہوں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی و قانون</u>: شکریہ جناب سپیکر، یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ہمارے Employees آج سے نہیں سالوں سال سے پولیو کی جو Regime ہوتی ہے، ان میں کام کرتے ہیں، یہ Regime آپ کو پتہ ہے انٹرنیشنل اداروں کی Funded ہے، ان کے Through یہ کی جاتی ہے،

ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہمارا سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے، ابھی ہم پٹواریوں کے Through تو نہیں پلا سکتے، ساتھ ہیلتھ ورکرز بھی ہوتی ہیں اور ساتھ Help کرنے کے لئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوتے ہیں، ان کو ٹھیک ٹھاک معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ یقین کریں، میرے پاس ٹیچرز آتے ہیں، سفارش کرتے ہیں کہ ہماری پولیو کی ڈیوٹی لگادیں کہ کچھ Extra ہماری انکم ہو جائے، یہ اسی طرح چلے گا، جس طرح کہیں پہ کوئی Disaster آتا ہے تو ہم فوج کو خوشی سے تو نہیں بلاتے کیونکہ وہ اتنا بڑا ایک محکمہ ہے، وہ اس چیز کے لئے Equipped ہے اور اتنے سالوں سے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس میں Help کر رہا ہے، I think they are well equipped to do this job، جناب سپیکر، اس کو میرے خیال میں کمیٹی میں لے جانے کا کوئی مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: میرا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب کو میری ایک تجویز ہے کہ ہمارے پاس بہت زیادہ سٹوڈنٹس جو یونیورسٹیوں سے، کالجز سے فارغ ہوتے ہیں اور وہ Volunteer کرنا چاہتے ہیں، اپنے آپ کو کام کے لئے ان کا اچھا خاصا نمبر ہے، اس کو بھی آپ ایک Proposal دیں کہ ان کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بات کی ہے، یہ اس کا ایک Substitute نکل سکتا ہے، یہ جو ہمارے Volunteers ہیں، ٹھیک ہے ان کو آپ کچھ Revision بھی دے دیں لیکن وہ خوشی سے میل اور فی میل ہمارے سٹوڈنٹس جو ہیں یونیورسٹیوں کے امتحان کے بعد فارغ ہوتے ہیں، جابز کے لئے وہ پھر رہے ہوتے ہیں تو We can utilize them as well, instead of teachers.

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون</u>: سر، یہ ان شاء اللہ آپ کی بڑی اچھی تجویز ہے، We will put this forward اور چھٹیوں میں They can also do part time work، وہ اپنی پاکٹ منی بھی بنا سکتے ہیں، I think it's a very good suggestion, Sir, I will put it to Taimur Sahib and Secretary Health and we will make sure، ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much. Ji, Humaira Khatoon Sahiba.

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا بھی یہی خیال ہے، اس میں گنجائش ہے، اگر ہم پیدا کرنا چاہیں، اس لئے کہ ہمارے Teachers already اپنا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے، بڑا Suffer ہو رہا ہے، اس میں ہم Youths کو Internships بھی دے سکتے ہیں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Exactly.

محترمہ حمیرا خاتون: اوران کو ہم ہیلتھ ایجوکیشن بھی دے سکتے ہیں، میرے خیال میں Skills کے طور پر ان کو پڑھائی جائے۔

جناب سپیکر: میری اس تجویز سے ٹیچرز خفا ہونگے لیکن ہماری Youth آ سکتی ہے۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس ہے کہ ایجوکیشن کا عملہ جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ ہم ایجوکیشن کے لئے Use نہیں کر رہے ہیں، باقی سب کچھ کے لئے Use کر رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہماری ایجوکیشن بہتر نہیں ہو رہی ہے، وہ پیچھے کی طرف جا رہی ہے، یہی عملہ ہے، پی ایس اوز بھی اسی کے بنے ہیں، ایلکشن بھی انہی سے کروا رہے ہیں، Disaster بھی انہی سے کنٹرول کرتے ہیں لیکن ایجوکیشن ان سے کنٹرول نہیں کروا رہے۔ میرا اس میں کوسچن ہے کہ 2017ء میں جس پوزیشن پہ ہم آئے تھے، پولیو کے کنٹرول کرنے میں اس سے ہم بہتر نہیں ہوئے، اس سے ہم Worst position پہ چلے گئے ہیں، کیوں ہم گئے؟ یہ جو Perception ہے کہ Donors کو ہم کیوں ختم نہیں کر رہے ہیں؟ اس لئے ہم بہتری کی طرف نہیں جا رہے، کورونا کی تو ابھی ویکسین نہیں ہے، اس کو ہم کہہ سکتے ہیں لیکن اس کی تو ویکسین بھی ہے، بنگلہ دیش نے ختم کر دیا ہے، بہت سارے ممالک افغانستان جیسا ملک ہم سے بہتر پوزیشن پہ ہے، ہم بری پوزیشن پہ جا رہے ہیں، کیا وجہ ہے؟ خاص کر ہمارا صوبہ میرے خیال میں اس پہ ہمیں سوچنا چاہیئے، ہم بری Condition پہ کیوں آ گئے ہیں، بہتر کیوں نہ کر سکے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: اس کے لئے تو نیا سوال ہونا چاہیئے، میرا خیال ہے، محترمہ آنریبل ممبر صاحبہ ہیں، سب کو حالات کا پتہ ہے کہ کس وجہ سے ہم بری طرف گئے ہیں، لوگوں کے ذہن میں یہاں جو Conspiracy theories ڈالی گئیں، ایبٹ آباد کا جو واقعہ ہوا، ہمارا آدھا صوبہ Merged districts پر مشتمل ہے، وہاں پر جنگ ہو رہی تھی، بہت ساری جگہوں پہ گورنمنٹ کی پہنچ نہیں تھی، افغانستان سے Border open تھا، اب کون آ رہا ہے، کون جا رہا ہے، کسی چیز پہ کنٹرول نہیں تھا، ابھی یہ Border seal ہونے کے بعد ان شاء اللہ مجھے پوری امید ہے، میرے خیال میں دو چار ممالک ہیں جہاں پولیو رہ گیا ہے، اس پر Special focus ہے، صرف پاکستان پر Focus نہیں ہے، پاکستان کی حکومت کا صرف Focus نہیں، بلکہ پوری دنیا کا Focus اس وقت پاکستان کے پولیو پر ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل جو ہے، یہ جو Perception غلط Build up ہوا ہے، اس کو ختم کیا جائے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: اس کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility ہے اور اس میں ان علماء کو بھی اور باقی Factors جو ہیں، ان کو استعمال کرنا چاہیئے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: سر، صورتحال روز بروز بہتر ہوتی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: سراج الدین صاحب، کوسچن نمبر 10562، بس ختم ہو گیا، آپ کا کوسچن اب نیا آگیا۔

* 10562 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر برائے سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں مختلف سیاحتی مقامات پر ریسٹ ہاؤسز بنانے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) صوبہ بھر کے کن کن مقامات پر ریسٹ ہاؤسز کی تعمیر حکومت کے زیر غور ہے؛

(2) مذکورہ مقامات کا انتخاب کس طریقہ کار کے تحت کیا گیا ہے، اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

(3) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز کو استعمال کرنے کے لئے حکومت نے کیا طریقہ کار وضع کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون نے پڑھا): الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) صوبائی حکومت نے اس سال اے ڈی پی 21-2020ء میں سیاحتی مقامات پر ریسٹ ہاؤسز کی تعمیر کے لئے ADP scheme No. 2070-200288: Development of Camping Pads Sites and Rest Houses in the Khyber Pakhtunkhwa کی نئی سکیم متعارف کی ہے۔

(2) جس کے تحت مختلف سیاحتی مقامات پر 3 سو ملین کی لاگت سے Camping pads اور ریسٹ ہاؤسز کی تعمیر زیر غور ہے، اس سلسلے میں فیلڈ سروے اور باقی ماندہ سرکاری محکموں کے ساتھ مشاورت کا سلسلہ جاری ہے، تاہم اس پر تا حال حتمی جگہ کے انتخاب کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے، اس سلسلے میں پہلی

کوشش ہے کہ سرکاری زمین کا انتخاب ممکن بنایا جائے، جس کے لئے فیزیبلٹی، زمین کا ملنا اور دیگر امور زیر غور ہیں۔

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میرے ٹیبل پر جو کاغذات پڑے ہیں، اس میں میں نے جو تفصیل مانگی ہے وہ تفصیل نہیں ہے، کل بھی میرا ایک کوسچن تھا، وہ بھی ایجنڈے سے پھر Drop کیا گیا، مجھے پتہ نہیں ہے، اس میں ضمنی سوال یہ ہے، اگر کوئی وزیر ہے اور وہ جواب دینا چاہتا ہے تو میں کوسچن کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کریں۔

جناب سراج الدین: حکومت نے سیاحت کے بارے میں جو مختلف اضلاع میں ریسٹ ہاؤسز کے لئے ایک پروگرام بنایا ہے، آیا اس پروگرام میں Merged اضلاع شامل ہیں کہ نہیں ؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ جی میر کلام صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ مسئلہ یہ آرہا ہے، اس ایوان میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ Merged districts کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ان کے کوسچنز اور Merge districts کے حوالے سے جو اپوزیشن کی طرف سے جتنے بھی کوسچنز آتے ہیں، ان کا جواب نہیں ملتا، اس طرح جو کوسچن ہوتا ہے، نہ اس کا Response صحیح طریقے سے ملتا ہے، جو ہمارا حق بنتا ہے، آج اگر آپ دیکھ لیں، میرا کوسچن انتہائی اہم تھا اور جو میڈم کا کوسچن تھا وہ بھی بدقسمتی سے Merge districts کے حوالے سے تھا، میرا کوسچن بھی، ہم یہاں پر ایس ایچ او کے حوالے سے ، پٹواری کے حوالے سے استحقاق لاتے ہیں لیکن بنیادی استحقاق یہ ہے کہ میں نے ایک سال پہلے کوسچن جمع کیا ہوا ہے، وہ ایک سال بعد بزنس میں آیا ہے، یہاں پر لکھا ہوتا ہے کہ Answer not received، پھر جب ہم کوسچن کرتے ہیں تو اس کا اسی طریقے سے جواب ملتا ہے تو وہ مناسب نہیں ہوتا، لیکن، ایک اضافی بات، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سوال کو کمیٹی میں بھیجا لیکن ایک بات میں ضرور کرونگا کہ وہ کوسچن محکمہ داخلہ کے حوالے سے تھا۔ جناب سپیکر، میں غریب آدمی ہوں، دو سال جیل اور پانچ لاکھ روپے کا جرمانہ ادا نہیں کر سکتا، میں یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ان چیزوں کا جواب بھی دے دے اور امن وامان کا بھی خیال رکھے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: شکریہ جناب سپیکر، میرے بھائی میر کلام خان نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں لیکن میرے پاس تو سوال بھی ہے، اس کا جواب بھی ہے، وہ سوال اتنا گول مول ہے، پتہ نہیں چلتا کہ کس محکمے سے یہ سوال پوچھ رہے ہیں، ایک تو میں ان کو Suggest کرونگا کہ اس سوال کو آپ Clear کریں کیونکہ میرے خیال میں وہ سوال آپ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے نہیں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی آپ سراج الدین صاحب کے سوال کا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: سر، ان کو جواب میں دیتا ہوں، وہ جو سوال ہے، انہوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے، جواب ڈی سی صاحب پٹواریوں کا دے رہے ہیں کہ کتنے پٹواری بھرتی ہو گئے ہیں؟ تو میں ان سے کہونگا، ذرا اس کو آپ Revisit کر لیں، وہ سوال Clear نہیں ہے۔ دوسرا ہمارے آنریبل ممبر صاحب نے ٹورازم کے بارے میں پوچھا ہے، بالکل یہ جو سکیم ہے، یہ Scheme is for the settled districts لیکن اتنا مجھے معلوم ہے، میں ٹاسک فورس کا ممبر بھی ہوں جو Merge districts کے لئے بنی ہے، اے آئی پی میں جو Merged districts کے پروگرامز ہیں، ان میں ٹورازم کے لئے باقاعدہ پروگرامز بن رہے ہیں، میں خود ہیلی کاپٹر پر دو تین دفعہ Merge districts گیا، چیف منسٹر صاحب نے ہمیں بہت سارے Spots بتائے بھی ہیں کہ ادھر ٹورازم کے لئے بہت موزوں Spots ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ میں سمجھتا ہوں، Merged districts میں اللہ کے فضل سے فنڈنگ بھی اچھی آ رہی ہے، ہمارے Settled districts سے زیادہ اور تیز ان شاء اللہ تعالیٰ کام ہو گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: جناب سپیکر، اچھا ہے کہ اس دفعہ منسٹر صاحب نے جو ہمارے اضلاع ہیں، ان کے بارے میں بتایا کہ اس میں ہمارا حصہ ہو گا، آپ کو پتہ ہے کہ ٹورازم ایک ایسی چیز ہے جس کے اوپر بہت سارے ممالک کا انحصار ہے، جیسے ترکی ہے، تھائی لینڈ ہے، بہت سارے ایسے ممالک ہیں جو ٹورازم کی وجہ سے وہ ممالک اس پر چلتے ہیں، ہماری بھی خواہش ہے کہ ہمارے پاس Facilities بھی ہیں، ہمارے پاس جگہیں بھی ہیں، حکومت کو چاہیئے کہ ان کو Focus کر لے، امن و امان کے مسائل ہیں، ان کو قابو کر لے تو ہمارے ملک میں بھی ٹورازم ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 10615، جناب خوشدل خان صاحب، یہ خواتین کی طرف سے بہت زیادہ شور کی آواز آ رہی ہے، اس ایوان میں جو بھی خاتون ہے وہ ممبر ہی ہے۔ اچھا خواتین

ایم پی ایز صاحبہ، نگہت بی بی، آپ ادھر کیا کر رہی ہیں؟ تب ہی شور ہے، آپ کے ادھر آنے کی وجہ سے پی ٹی آئی Join کر دی ہے انہوں نے، بلاول صاحب تک یہ بات پہنچ جائے گی۔

* 10615 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی اور دیگر سماجی ترقی کا عمل شروع کرنے کے لئے ابتدائی مرحلے میں 27 ارب 8 کروڑ 80 لاکھ روپے کی منظوری دے دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) آیا مذکورہ رقم صوبائی یا وفاقی بجٹ کا حصہ ہے اور اس کی منظوری کون سے مجاز فورم سے لی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) اس رقم کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے اور ہر قبائلی ضلع کو کتنی رقم ملے گی، نیز مذکورہ رقم سے حکومت کون کون سے منصوبے شروع کرے گی، ان منصوبوں کا پی سی ون بنایا گیا ہے اور ان منصوبوں میں اے ٹائپ ہسپتال شامل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب) وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون نے پڑھا): (الف) وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع کے متاثرین کے لئے 27 ارب 8 کروڑ 80 لاکھ بحالی پیکج منظور نہیں کیا، البتہ ضرب عضب آپریشن سے متاثرہ علاقوں کے لئے ابتدائی 80 ارب کا بحالی اور آبادکاری کے لئے جامع منصوبہ منظور کیا گیا جو بعد میں 95 ارب کر دیا گیا، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) یہ رقم وفاقی حکومت پی ایس ڈی پی کے ذریعے گزشتہ پانچ سالوں سے مہیا کر رہی ہے، اس کی تفصیل ریکارڈ میں ہے، بحالی و آبادکاری کا عمل اور پی سی ون باقاعدہ گزشتہ ایف ڈی ڈبلیو پی اور انضمام کے بعد پی ڈی ایم اے کے خصوصی فورم ڈی آر آر سی سے منظور کر کے پاک فوج کے ذریعے مکمل کی جا رہے ہیں، مذکورہ منصوبوں میں کوئی اے ٹائپ ہسپتال بحالی اور تعمیر نو شامل نہیں ہے، کل 95 ارب روپے مہیا کئے گئے ہیں جن میں 90 ارب خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ پانچ ارب روپے اس سال خرچ کئے جائیں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ میں اس کوسچن سے پہلے ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں، یہ کوسچن اور Answer کی جو Provision ہے، آپ کے اس قانون میں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہاں پر ہم لڑائی مار کٹائی کر لیں یا رولنگ پارٹی کے ممبران یا منسٹران اس بات کو غلط لے لیں کہ یہ میرے ڈیپارٹمنٹ پر

Objection کرتے ہیں، بلکہ جس طرح میرے دوست نے فرمایا، اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم آپ کے محکمہ کی کارکردگی کو دیکھتے ہیں، ان کی Performance کو دیکھتے ہیں، ان کی کمی بیشی کو دیکھتے ہیں، آپ کے اور ہاؤس کے نوٹس میں لاتے ہیں، پھر اس پر ایکشن لیتے ہیں۔ جو ایسے کوئسچنز ہوں یا ان کا ایسا Reply ہو کہ وہ Satisfactory نہ ہو یا اس میں Confusion زیادہ ہو یا وہ Documented نہیں ہو تو پھر ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو ریفر کر لیں، جب وہ کمیٹیوں کو ریفر کیا جاتا ہے تو وہاں پر آفیسرز بھی بیٹھے ہوتے ہیں، اپوزیشن کے ممبرز بھی ہوتے اور وہ Movers بھی ہوتے ہیں اور ڈسکس کرتے ہیں۔ پرسوں یہاں پر شوکت یوسفزئی بھائی کے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھا، انہوں نے بھی باتیں کیں، ہم نے بھی کیں، آج مجھے اخبار میں بہت Highlight کیا گیا ہے، اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم کسی کو بے جا تنگ کرتے ہیں، یہ ہمارے وقت میں بھی ہوتا تھا اور یہ Provision بھی ہے، ہمارا مقصد یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی Accountability ہو جائے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹس کام کرتے ہیں یا نہیں کرتے اور جب کرتے ہیں تو یہ کوئسچن جو ہے، It is related to the Finance Minister، چونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ آج فنانس منسٹر صاحب نہیں ہے، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ یہ بہت Important Question ہے، 95 ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں، اس کے ساتھ کوئی Document attached نہیں کی گئی ہے، انہوں نے فگرز دیئے لیکن اس کے ساتھ پی سی ون وغیرہ نہیں ہے، اس کے ساتھ ٹینڈرز وغیرہ نہیں ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہو گی، اگر آپ اس کو ڈیفر کرتے ہیں، جب منسٹر صاحب موجود ہوں تو پھر وہ جواب دے سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، یہ فنانس منسٹر سے تعلق نہیں رکھتا، یہ پی اینڈ ڈی کا ہے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: یہ بھی ان کے پاس ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے پاس نہیں ہے، یہ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: کس کے پاس ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: سی ایم صاحب کے پاس ہے، پی اینڈ ڈی کا بھی منسٹر صاحب جواب دینگے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ٹھیک ہے سر، اس میں آپ ملاحظہ فرمائیں، یہ میں نے جو کوئسچن کیا ہے، (الف) آیا یہ درست ہے کہ قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی اور دیگر سماجی ترقی کا عمل

شروع کرنے کے لئے، یہ کہتے ہیں کہ نہیں، یہ یہاں پر جو اماؤنٹ لکھی گئی ہے، اس سے ہم نے زیادہ خرچ کی ہے، وہ کہتے ہیں 95 ارب ہم نے خرچ کی ہوئی ہے، اگر آپ اس کے دوسرے پیرے پر دیکھیں، Flag A پر، یہ کہہ رہے ہیں کہ تباہ شدہ مکانات کی ادائیگی 32.900 ارب مستقل بحالی وآبکاری 30 ارب، فوری بحالی وآبادکاری 25 ارب، اس طرح 35 ہزار فی خاندان واپسی جو رقم ہے، 11.800 ارب، یہ ٹوٹل ان کی اماؤنٹ بنتی ہے 95.147 ارب، انہوں نے فگرز دیئے ہوئے ہیں لیکن میں نے پی سی ون کا بھی کہا ہے کہ پی سی ون مجھے دے دیں، اس میں ٹینڈر نہیں ہے، آیا 95 ارب جو ہے، It is a huge amount، یہاں پر KPPRA کا جو Law ہے، KPPRA, Rules جو ہیں، ان کو Follow نہیں کیا گیا ہے، صرف انہوں نے مجھے فگرز دیئے ہیں، اب مجھے کیا پتہ کہ یہ فگرز کہاں پر ہیں؟ دوسری بات اس میں میری یہ ہے کہ ان کی جتنی بھی Utilization ہوئی ہے وہ فوج کے ذریعے ہوئی ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ After merging the Ex Tribal Areas into the Province، تو کس جواز یا کس قانون کے تحت خرچ ہو رہا ہے، کیونکہ وہاں پر ہمارا ڈی سی ہوتا ہے، وہاں پر ہمارے ایس ڈی اوز ہوتے ہیں، ایکسئین کا دفتر ہوتا ہے، وہاں پر تمام ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز ہوتے ہیں، یہ انہوں نے خرچ کئے، میری یہ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو Concerned Committee میں ریفر کیا جائے، وہاں پر ہم دیکھیں گے، وہ ڈاکیومنٹس لائیں گے، آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پاکستان میں ہمارا صوبہ پختونخوا بہت غریب ہے، یہاں پہ لوگ بہت کسمپرسی کے حالات سے گزر رہے ہیں، ہماری ایجوکیشن کے حالات آپ کے سامنے ہیں، ہماری ہیلتھ آپ کے سامنے ہے، پھر اتنی Huge amount، یہ اچھا ہے کیونکہ اس میں میں نے پڑھا ہے، اس میں ضرب عضب آپریشن سے متاثرہ علاقوں کا وہ کیا گیا ہے، اچھی بات ہے کہ انہوں نے آپریشن کر کے وہاں پر جو دہشت گردی تھی جو ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ ختم ہو گئی ہے، اب بھی وہاں پر دہشت گردی ہو رہی ہے، جس طرح کل جانی خیل کا آپ مثال لے لیں، بچوں کو شہید کیا گیا، میری یہ ریکویسٹ ہوگی، ہاؤس سے اور منسٹر صاحب سے With due respect کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون): جی شکریہ، جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ بہت ہی تفصیلاً جواب دیا گیا ہے، خوشدل خان صاحب کا جب نام آیا تو میں نے اس کو خاص طور پر تفصیلاً پڑھا

ہے۔ (قہقہہ) جناب سپیکر، یہ جو پراجیکٹ ہے، یہ جو اماؤنٹ ہے، اس میں 90 بلین خرچ ہو گئی، پانچ بلین مزید فیڈرل گورنمنٹ نے دینی ہے، تمام Payment فیڈرل گورنمنٹ نے کی ہے، اس میں صوبے کا پیسہ نہیں ہے اور جہاں تک وہ ٹینڈرز کی اور پی سی ون کی بات کر رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ خوشدل خان نے کوئسچن میں یہ چیزیں مانگی بھی نہیں ہیں، یہ Single source کے Through، پاکستان آرمی کے Through کرایا گیا ہے، جناب سپیکر، ایک Evolution کا پراسیس Merge districts میں لگا ہوا ہے، آہستہ آہستہ ہماری جو سول اتھارٹی ہے، وہ وہاں پر اپنا جال پھیلا رہی ہے، آہستہ آہستہ آرمی بھی پیچھے جا رہی ہے، بہت ساری جگہیں ایسی ہیں جہاں سول اتھارٹیز کے لئے اور صرف یہ نہیں ہے کہ وہاں پر پاکستان کی آرمی کام کر رہی ہے، ہمارا سی اینڈ ڈبلیو کام کر رہا ہے، پبلک ہیلتھ کام کر رہا ہے، ایریگیشن کام کر رہا ہے، اربوں روپے کے اے آئی پی کے تحت منصوبے لگے ہوئے ہیں، اس میں زیادہ تر مستقل بحالی والا یہ جو 30 ارب کا ہے، باقی تو Payments to the families TDPs، ابھی بھی وہاں کیمپس بنے ہوئے ہیں، ابھی تک بقایا پیسے رہتے ہیں، Those are basically payments، جس کو صرف آرمی نہیں کرتی، Of course ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اس میں Involve ہوتی ہے، یہ جو Payment کی اماؤنٹس ہیں، جو Rates طے کئے گئے ہیں، یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور ہمارے جو وہاں کے باسی ہیں، یہ آپس میں بیٹھ کر جرگوں کے Through ان کے آپس میں طے کیا گیا ہے، اگر خوشدل خان اس پراسیس کے بارے میں یا پی سی ون یا کسی اور چیز کے بارے میں معلومات چاہیں Most well come، نیا سوال لے آئیں، ہم مزید تفصیل ان شاء اللہ منگوا کر ان کو دے دینگے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، میں نے یہاں پر لکھا ہے، کوئسچن کا پیرا نمبر 3 میں، اس کثیر رقم کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے اور ہر قبائلی ضلع کو کتنی کتنی رقم ملے گی، نیز مذکورہ رقم سے حکومت کون کون سے منصوبے شروع کرے گی، ان منصوبوں کا پی سی ون بنایا گیا ہے، ان منصوبوں میں اے ٹائپ ہسپتال شامل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ ان کی کوئی تفصیل، پی سی ون وغیرہ نہیں ہے، یہ سب کو پتہ ہے، Even اگر ایک روپے کا کام ہوتا ہے، سول ورک ہوتا ہے جو بھی اس کیلئے طریقہ کار ہے، Law ہے، ہمارے KPPRA rules ہیں، ہمارا KPPRA law ہے، اس میں سب کچھ دیا گیا ہے، یہ پیسوں کی بات نہیں ہے، اگر پیسے زیادہ ہوں یا کم ہوں لیکن آپ وہ Formality observe کرینگے، اس کے بغیر اگر

آپ کرتے ہیں، خواہ وہ سول ایڈمنسٹریشن ہو یا ملٹری ایڈمنسٹریشن ہو، وہ According to law کرینگے، There is no person above the law، کوئی قانون سے بالاتر نہیں ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے اتنا پیسہ خرچ کیا، ٹھیک ہے، ہمیں کوئی شک نہیں ہے لیکن کم از کم پی سی ون تو ہونا چاہیئے، پی سی ون کی منظوری ہوتی ہے، جس طرح منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ابھی وہاں پر سول جو ڈیپارٹمنٹس Establish ہو رہے ہیں، یہ پہلے سے بھی تھے، کیونکہ وہاں فاٹا کا سیکرٹریٹ تھا، وہاں پر ان کا ایڈیشنل، چیف سیکرٹری تھے، وہاں پر ان کے انجینئرز تھے، ان کا سب کچھ چل رہا تھا، یہ نہیں ہے کہ وہاں پر اب نیا لیکن ہمارے صوبے کے ساتھ یہ Merge ہو گیا، اب یہاں کے آفیسرز کام کرتے ہیں، میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ یہ کمیٹی کو بھیج دیں، اس میں کیا حرج ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں خوشدل خان صاحب، یہ پیسے نہ صوبائی حکومت کے ہیں، نہ صوبائی حکومت کے ذریعے تقسیم کئے گئے ہیں، یہ فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دیئے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ نے ان کو تقسیم کیا ہے، یہ تو قومی اسمبلی کے اندر اصل کوسچن بنتا ہے، اگر کوئی ایم این اے Raise کریں، جب کہ یہ فیڈرل کا پیسہ تھا، بھائی اس پیسے کیلئے پی سی ون کس طرح بنایا، یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ یہاں جو جواب بن سکتا تھا، ان کے پاس تو وہ آپ کو انہوں نے دے دیا ہے، آپ کے نیشنل اسمبلی میں ممبرز ہیں، وہاں وہ اس کو سچن کو اٹھالیں کیونکہ پیسہ وفاقی حکومت کا ہے، صوبے کے ذریعے خرچ ہی نہیں ہوا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جس طریقے سے انہوں نے دیا ہے لیکن کیا حکومت یا فیڈرل کے پیسے عوام کے پیسے نہیں ہیں؟ کیا اس ملک کے ریونیو سے وہ پیسے نہیں آتے، اس پر یہ جواب اگر اس کے ساتھ Related نہیں تھا تو پھر ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے تھا کہ ہمیں جواب نہ دیتا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب پنجاب نے اگر کوئی پیسے خرچ کئے ہیں تو Khyber Pakhtunkhwa Government ان کو جواب نہیں دے سکتی، پنجاب والے ہی دے سکتے ہیں، اب وفاق نے اگر پیسے خرچ کئے ہیں تو اس کا جواب وفاق والے دے سکتے ہیں، انہوں نے۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ان کو وفاق سے ایک پیسہ نہیں مل رہا ہے۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی و قانون:</u> جناب سپیکر، انہوں نے پوچھا کہ کس طریقے سے دیئے گئے ہیں، خوشدل، Sorry، اس میں لکھا ہوا ہے کہ پہلے فاٹا ڈیویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کے Through وہ دیئے گئے، بعد میں تھوڑے بہت پیسے رہ گئے تھے، وہ پی ڈی ایم اے کی اپنی ڈی سی سی ہے، کوئی فورم ہے جس کے

Throughاس کو دیا گیا ہے، ہمارے صوبائی حکومت کے کوئی پیسے اگر اس میں لگے ہیں، آپ سوال ڈال دیں، پی ڈی ایم اے کے لئے، وہ آپ کو جواب دے دینگے، وہاں پی سی ون Approveنہیں ہوتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، اس میں اگر کوئی چیز آتی ہے، اس کے لئے آپ نیا کوئسچن دے دیں، You can give a new Question.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: آپ نے پراسیس کا پوچھا، پراسیس انہوں نے بتادیا ہے، آپ کو ڈیٹیل چاہیئے، وہ آپ سوال دے دیں تاکہ وہ محکمہ آپ کو جواب دے دے، پھر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی تو ہم ان شاء اللہ کمیٹی میں بھجوادینگے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اکبر ایوب صاحب، بس کافی ہو گیا، آپ کا اور خوشدل خان صاحب کا بہت شکریہ۔10734، محترمہ نعیمہ کشور خان صاحبہ۔

* 10734 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر ثقافت ارشاد فرمائیں گے:

(الف) مردان، صوابی اور چارسدہ میں موجود بڑے پیمانے پر آثار قدیمہ کے Sites کو محفوظ بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) پچھلے سات سال کے دوران کتنے نوادرات کن ممالک میں کن مقاصد کیلئے بھیجے گئے اور کیا وہ واپس آ گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز آئے روز مردان، صوابی اور چارسدہ میں نوادارات برآمد ہو کر سمگل یا منائع ہو رہے ہیں، حکومت اس کو محفوظ بنانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت) (جواب) وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون نے پڑھا):

محکمہ آثار قدیمہ و عجائبات نے حکومت خیبر پختونخوا کے تعاون سے مردان، صوابی اور چارسدہ میں Archaeological sites کو محفوظ بنانے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں جن میں تخت بھائی، مردان Site، باجا Site، عزیز ڈھیری وغیرہ کی زمین کا قیمتاً حصول بحق سرکار زیر عمل ہے۔ اس کے علاوہ اہم Sites کی ترقی کے لئے اقدامات جاری ہیں۔

(ب) گزشتہ سات سال سے نوادرات دوسرے ممالک نمائش کے لئے بھجوائے گئے تھے جو کہ واپس آ چکے ہیں۔ گندھارا آرٹ نمونوں کی نمائش 29 جون 2017ء جنوبی کوریا میں منعقد ہوئی جس میں چالیس مختلف قسم کے قدیمی نوادرات بھیجے گئے تھے جو کہ واپس آ چکے ہیں۔ زیورخ میوزیم سوئٹزرلینڈ میں منعقدہ نمائش کے لئے پشاور میوزیم سے بدھا کا دیوقامت مجسمہ نمائش کے لئے بھیجا گیا تھا جو 15 دسمبر 2018ء کو واپس لایا گیا ہے۔ مردان، صوابی اور چارسدہ میں نوادرات کی برآمد یا سمگلنگ کیخلاف محکمہ ہذا بروقت

کارروائی کر رہا ہے، کئی پولیس سٹیشنز میں غیر قانونی کھدائیوں اور سمگلنگ کی روک تھام کے لئے کیسز درج کئے گئے ہیں اور دیگر کئی کیسز عدالتوں میں زیر التواء ہیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آپ نے ہر جواب کے لئے اکبر ایوب صاحب کو بٹھا دیا ہے، اب ان سے سپلیمنٹری بھی نہیں پوچھ سکتی اور دوسری طرف آپ بھی سپورٹ کرتے ہیں، ہم ممبر پھر کیا کریں؟

<u>جناب سپیکر:</u> آپ سپلیمنٹری پوچھ رہی ہیں؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب، جو آثار قدیمہ کا محکمہ ہے، یہ بہت بڑا محکمہ ہے اور Eighteenth Amendment کے بعد یہ پوری طرح صوبے کے کنٹرول میں آگیا ہے، باہر ممالک کے ساتھ بھی Deal ہو رہی ہے، یہ ہمارا جو اثاثہ ہے، یہ شروع سے تباہ ہو رہا ہے، اب کی میں بات نہیں کر رہی ہوں، ابھی کچھ دنوں پہلے بھی آپ سب لوگوں کے نوٹس میں آیا کہ ایک بہت بڑا مجسمہ نکلا اور لوگوں نے اس کو توڑ دیا اور جو تخت بھائی میں مجسمہ نکلا تھا، ہمارے Sites تباہ ہو رہے ہیں، بہت زیادہ سمگلنگ بھی ہو رہی ہے، اس کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا ہو رہا ہے؟ کیونکہ اب تو صوبے کے Under ہے لیکن جو میرا کوئسچن ہے، اس پر بہت زیادہ بحث مرکزی کمیٹی میں بھی ہوئی ہے، اس میں بہت سارے پروگرامز ہمارے ہوئے ہیں کہ جو گندھارا آرٹ کی نمائش 29 جون 2017ء کو جنوبی کوریا میں ہوئی تھی، اس میں ہمارے چالیس نوادرات گئے، یہ کس کی Permission سے گئے، میرے صوبے کے نوادرات کس طرح گئے، ہمیں اس سے کیا فائدہ ہوا، کیا ہمیں اس سے کچھ ریونیو ملا؟ جب وہ واپس ہوئے، مجھے جواب دیا گیا ہے کہ وہ واپس آئے، کیا وہ اسی طرح واپس آئے جس طرح بھیجے گئے تھے؟ اسی طرح جو زیورخ میں جو سوئٹزرلینڈ کے لئے ہمارے کچھ ایک مجسمہ گیا تھا، اس کی کیا Surety ہے کہ وہ اسی طرح واپس آیا ہے؟ میرے خیال میں یہ ہمارے اثاثے ہیں، بہت پرانے ہیں، لوگ اس کو دیکھنے کے لئے یہاں آتے ہیں، بغیر Surety کے، اگر ہمیں بغیر کوئی فائدے کے بیرونی ملک بھیجتے ہیں تو ہمیں اس پر سوچنا چاہیئے، میرے خیال میں اس طرف جو ہمارے Sites ہیں، اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون:</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شگفتہ ملک صاحبہ، سپلیمنٹری۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: انہوں نے کہا کہ سارے جواب میں دے رہا ہوں، زیادہ محکمے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہیں، تب میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، شگفتہ ملک صاحبہ کا سپلیمنٹری لے لیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو۔ جس سوال میں نعیمہ بی بی نے بات کی کہ یہ باہر کیوں جاتے ہیں؟ بات یہ ہے کہ محکمہ کر سکتا ہے، یہ آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ جو ہمارا گندھارا، اس سے پہلے جرمنی میں، پیرس میں یہ ہمارے صوبے کی Gandhara exhibitions تھیں، یہ پہلے بھی ہو چکی ہیں، یہ صوبے کا اختیار ہے، صوبے کا صوابدید ہے۔ دوسری بات میں یہ کرونگی کہ اس میں جو ہمیں Locally ایک ایشو آرہا ہے، یہاں پہ اس طریقے سے جو Sites ہوتے ہیں، بہت زیادہ لوگ جو ہیں اس میں Aware نہیں ہیں، ان کو کوئی اور شکل دے دیتے ہیں، اس کو Last time بھی ہوا تھا، اس کو خراب کر دیا تھا، اس حوالے سے تھوڑی سی میں گزارش کرونگی کہ ڈیپارٹمنٹ تھوڑی سی Awareness پیدا کرے، جہاں جہاں پر یہ Archaeological sites ہیں، Awareness لوگوں میں آنی چاہیئے۔ یہ جو ہم Preservation کرتے ہیں، اس کو محفوظ کرنا، یہ لوکل لوگوں کی بھی Responsibility بنتی ہے، جتنی ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: شکریہ جناب سپیکر، میرا آدھا جواب شگفتہ صاحبہ نے دے دیا ہے، یہ پوری دنیا کے Museums میں چیزیں Exchange ہوتی ہیں، ہمارے صوبے کی اور ہمارے ملک کی وہاں تشہیر ہوتی ہے، لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں بھی یہ چیزیں موجود ہیں، This is a normal process of the world، اس میں کوئی پیسوں کے فائدے کی بات نہیں ہوتی، یہ ملک کو اپنے، آپ کو For tourism اپنی Economy کو بڑھانے کے لئے اپنے ملک کی تشہیر ہوتی ہے۔

Mr. Speaker: Attraction of tourists. Ji, Akbar Ayub Sahib.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: جناب سپیکر، بالکل میں کنیڈا میں تھا، وہ چائنیز جو آرمی ہے، Trikuta army، میں نے ٹورنٹو کے میوزیم میں وہاں پر رکھی ہوئی دیکھی، تو This is a normal routine، جہاں تک یہ بات ہے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ، KITE کا پروگرام ہے، اس میں آرکیالوجی کے لئے ایک پورا، مجھے صحیح اماؤنٹ کا نہیں پتہ، لیکن اربوں میں اس کی اماؤنٹ ہے، ان تمام جگہوں کو Secure کرنے کے لئے، Develop کرنے کے لئے ابھی ایک پراجیکٹ ہری پور میں بمبالا کا آپ نے سنا ہوگا، جہاں Fifty

feetکا بدھاDiscoverہوا ہے، صرف ایکSiteکے لئے اس کوDevelopکرنے کے لئے دس کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں، اس میں روڈ کوئی نہیں ہے، اس Site کو Develop کرنے کے لئے، I thinkبہت آگے جا کر کام کیا جارہا ہے، یہ چارسدہ کا لکھا ہوا ہے، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف چارسدہ نہیں، صوابی میں بھی کوئیIrregularitiesہوئی ہیں، دس ایف آئی آرز ہماری رجسٹرڈ ہوئی ہیں، ان کے اوپر کام ہو رہا ہے اور مزید کیا جائے گا۔ یہ ہمارے اثاثہ جات ہیں، جیسے آپ کو پتہ ہے، بہت سارا، ہری پور تو آپ کو پتہ ہے ان چیزوں کا سنٹر ہے، ٹیکسلا میوزیم کے ساتھ ہماری یونیورسٹی ہے، بہت ساری چیزیں ہیں، مجھے خود پتہ ہے، ان سب چیزوں پر بڑا بہترین کام ہو رہا ہے، جیسے KITE Project is about to take off،ان شاء اللہ مجھے امید ہے تین سے چار مہینوں میں وہ Take upہو جائے گا،آپ کو پیسہ خرچ ہونے کے بعد زمین وآسمان کا فرق ان شاء اللہ اس میں نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، ٹورازم کے لئے یہ چیزیں ہوتی ہیں، اگر باہر نہیں جائینگی، ان لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا لیکن یہ کوئی پرائیویٹ آرگنائزیشن ان کو لے کر گئی تھی، اس لئے میرا کوسچن ہے کہ جو چیزیں وہ لے کے گئے تھے، یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ چالیس کی چالیس اس کی کیاSuretyہے کہ اسی طرح واپس بھی کی ہیں جو Originalہیں۔ دوسرا میں نے پوچھا تھا کہ جو ہماری تخت بھائی کیSite ہے، جو ادھر شہباز گڑھی ہے، اس کی ڈیویلپمنٹ کریں کیونکہ وہاں گھروں میں بھی یہ چیزیں نکلتی ہیں، لوگ کھدائی کر کے پھر اس کو اسمگل کرتے ہیں، جس کوAwareness نہیں ہوتی، وہ توڑ دیتے ہیں، اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، میں چاہتی ہوں، اس کو باہر ممالک سے فنڈنگ بھی ہوتی ہے، آپ اس کو کتنی فنڈنگ کر رہے ہیں، اس کے لئے کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: جناب سپیکر، فنڈنگ کا مجھے پتہ نہیں، یہ آپ پھر سے سوال دے دیں کیونکہ میراConcerned department نہیں ہے، کتنی فنڈنگ ہوئی ہے؟ لازمی بات ہے کوئی نہ کوئی گرانٹ ہوئی ہوگی، Donationsاس میں شامل ہونگی لیکن جو آپ یہ بات کر رہی ہیں کہ کیا Suretyہے؟ میڈم، ابھی وہ کوئیSurety bond stamp paperپہ لکھ کر آپ کو نہیں دے سکتے،

سوال کے جواب میں انہوں کہہ دیا ہے کہ اتنی چیزیں بھیجی گئی ہیں، اتنی چیزیں واپس Receive کر لی ہیں، آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہمارا جو ڈائریکٹر آرکیالوجی ہے، بیچارہ وہ نیب سے حوالات بھی کاٹ کر آیا ہوا ہے، اس کو وہاں سے Clear کیا گیا ہے، میڈم، ان شاء اللہ امید رکھیں کہ I think it is in safe hand، آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ بہتری کی طرف جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 10776، ثوبیہ شاہد صاحبہ، صرف دو منٹ رہ گئے ہیں۔

* 10776 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈی آئی خان ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں، مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ و ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ڈی آئی خان ڈویژن میں کھیل کے میدانوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

پلے گراؤنڈز کی تفصیل

ڈویژن	ڈسٹرکٹ	تحصیل پلے گراؤنڈ	کیفیت
ڈی آئی خان	ڈی آئی خان	تحصیل کلاچی	مکمل ہو چکا ہے
		تحصیل پہاڑپور	کورٹ کیس
		تحصیل پروا	مکمل ہو چکا ہے
		تحصیل درابن	مکمل ہو چکا ہے
		تحصیل ڈی آئی خان	کام جاری ہے
	ٹانک	تحصیل ٹانک	مکمل ہو چکا ہے

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ دو منٹ نہیں ہونے چاہئیں، میرے خیال میں اس کے لئے زیادہ ٹائم آپ مجھے دے دیں، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، کیونکہ یہ میرا کوسچن ہے، میں نے 2016ء میں یہ کیا تھا، پورے صوبے کے لئے یہ کوسچن ہے۔ آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبے بھر

میں کھیلوں کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا؟ جب پی ٹی آئی کی گورنمنٹ Last tenure میں آئی تو اس نے پورے صوبے میں کھیلوں کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا، یہ کوسچن ہر ڈویژن کے لئے، ہر ڈسٹرکٹ کے لئے ہے، سب ڈسٹرکٹس کے لئے یہ کوسچن آیا تھا، یہ کمیٹی میں گیا ہے۔ پشاور کے بارے میں یہ لکھا ہے، جس میں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ مکمل ہو چکا ہے، میں نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے، جس میں یہ لکھا ہے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے، میں گراؤنڈ پہ گئی ہوں، چیک کیا تو ادھر کچھ بھی نہیں تھا، ہر ایک گراؤنڈ پہ پچھلی گورنمنٹ میں آپ لوگ تھے، نون لیگ، پیپلز پارٹی اور نیشنل پارٹی یہ نہیں تھیں، آپ لوگوں کی جو پچھلی گورنمنٹ تھی، وہ پیسے لئے ہیں اور سارے کھائے ہوئے ہیں، وہ نامکمل ہے، میں پرسوں میرہ کچوڑی میں گئی تھی، آپ لوگوں کے سپورٹس کا ڈائریکٹر تحسین نام ہے، وہ ہمارے ساتھ تھا، جب میں ادھر گئی تو ادھر صرف ایک دیوار تھی، اس نے کہا کہ 22 ملین اس دیوار پہ خرچہ آیا ہے، باقی ادھر ویرانی ہے، کھیت ہے، لوگوں نے اپنی کھیتی باڑی کی ہے، میرے پاس میرے موبائل میں تصویریں بھی ہیں، میں آپ کو دکھا سکتی ہوں لیکن اس اسمبلی کے Floor پر تین سال پہلے مجھے جواب ملا تھا کہ میرہ کچوڑی کا جو گراؤنڈ ہے یہ مکمل ہو چکا ہے، Last three years سے لیکن ادھر کچھ بھی نہیں تھا، آج میں نے تحسین صاحب سے گڑھی بلوچ کا پوچھا، کیونکہ سپورٹس کے ڈائریکٹر نے مجھے ان دو کا کہا کہ اس دو کا آپ وزٹ کریں، یہ تیار ہو چکے ہیں، جب سپورٹس کے ڈائریکٹر سے میں نے پوچھا کہ ادھر کوئی گراؤنڈ ہے تو اس نے کہا کہ میڈم، اس کا تو ابھی تک ٹینڈر ہی نہیں ہوا لیکن اس Floor پہ ہمیں جواب آتا ہے، ہر ایک کھیل کے میدان کے بارے میں کہ یہ مکمل ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہ بعد کی بات ہے کہ پیسے کس نے کھائے ہیں، سب ہی کھا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں، پچھلی گورنمنٹ نے اور پچھلے لوگوں نے کیا ہے، اس حکومت میں جو کرپشن ہو رہی ہے اور جو کر رہے ہیں، ابھی تو ان لوگوں نے آنکھوں پہ پٹیاں باندھی ہیں، پھر کہہ رہے ہیں کہ فلاں چور ہے، فلاں چور ہے، چوری کر رہے ہیں، یہ کھیل کے میدان ہمارے بچوں کے لئے ہیں، یہ ہمارے معاشرے کے لئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں، ذرا جواب لیتے ہیں، پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: سر، سپلیمنٹری۔

<u>جناب سپیکر</u>: اختیار صاحب، سپلیمنٹری ہے یا تقریر ہے؟

<u>جناب آصف خان</u>: جناب سپیکر، مجھے بھی تھوڑا ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: پہلے اختیار ولی صاحب ٹائم لے لیں، پھر آصف صاحب لے لیں۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ویسے اتنا بتادیں کہ اگر یہاں آکر اب سوال بھی نہ کریں، آپ سے بات بھی نہ کریں، یہاں پہ صرف سوال و جواب ہی ہوتا ہے، باقی کارروائی کتنی ہوتی ہے، یہ آپ کو بھی پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے، اتنا تو ہمیں بولنے کی اجازت دے دیا کریں کہ ہمارے حلقے کے لوگ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپلیمنٹری کریں۔

جناب اختیار ولی: بلکہ پورے صوبے کے لوگ ہمارے پاس سوال بھیجتے ہیں کہ یہ بات اٹھائیں، یہ پوچھیں، تو آپ ہمارا ذرا لحاظ کر لیا کریں، ہمیں دو چار منٹ دے دیا کریں، اس میں پورے ہاؤس کی بھلائی ہے۔ دوسری بات، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، اس ہاؤس کو اگر ہم معزز ایوان کہتے ہیں، یہ آپ کی وجہ سے اور ہماری وجہ سے، ان سارے ممبران کی وجہ سے جو پبلک کا ووٹ لے کر یہاں آتے ہیں، اس کی وجہ سے یہ معزز ہے ورنہ یہ ریت اور سیمنٹ کی دیواریں، اس بلڈنگ کی پھر اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ عوامی ووٹ اور عوامی طاقت سے یہ ہاؤس بنا ہے، اس وجہ سے اس کا ایک تقدس ہے۔ (تالیاں) میرے خیال میں بولنے دیا جائے، صرف مجھے نہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, come to your supplementary.

جناب اختیار ولی: جو بندہ بات کرنا چاہتا ہے، ان کو بولنے دیا کریں، آپ تھوڑا سن لیا کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بولنے کا ہر وقت ٹائم نہیں ہوتا۔

جناب اختیار ولی: آپ کی مثال ہماری ماں جیسی ہے، ماں بھی نہیں سنے گی تو کون سنے گا؟ جناب سپیکر صاحب، یہ تحریک انصاف کی حکومت کا بہت بڑا وعدہ تھا، بہت بڑا پلان تھا، 2013ء میں جب الیکشن ہوا تو آپ نے کہا کہ ہم ہر ایک یونین کونسل کے لیول پر کھیل کے میدان بنائیں گے اور لوگوں کو بتائیں گے کہ ہم کھیل کود کی سرگرمیوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں، اگر آپ ان کے کاغذوں میں دیکھیں تو یہ آپ کو کوئی سو کے قریب سو سے بڑھ کر آپ کو کھیل کے میدانوں کی فہرست دے دینگے لیکن On ground کچھ نہیں ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کے ممبران کی کوئی کمیٹی بنائیں، اس میں ہم دو چار کیسز آپ کے سامنے لاتے ہیں، آپ اس میں ہمیں بتائیں، یہ حکومت کے جو ذمہ دار لوگ ہیں، یہ ہمیں بتائیں کہ کونسی زمین کہاں پہ کتنے کی خریدی گئی، اس پر سرکار کا کتنا خرچہ ہوا، کتنے پیسے خرچ ہوئے، آیا وہاں پہ وہ زمین موجود بھی ہے کہ نہیں؟ یہ کھیل کود کے میدان مریخ پہ بنے ہیں، چاند پہ بنے ہیں یا کہیں اور بنے ہیں؟ میری درخواست ہے، اس میں شامل کریں۔ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جی آصف صاحب۔
جناب آصف خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے ان کو میں بتادوں کہ یہ گراؤنڈ مریخ پہ اور چاند پہ نہیں بنے، میرے حلقے میں بنے ہیں، ارباب نیاز سٹیڈیم آپ کو ہم دکھا سکتے ہیں جو ایک ارب اور 80 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے، وہ انٹرنیشنل لیول کا کرکٹ گراؤنڈ ہے، اسی طرح Same حیات آباد میں بھی بن رہا ہے، میں ان کو یہ بتارہا ہوں کہ یہ آکر دیکھ سکتے ہیں، میرے ساتھ ان گراؤنڈز کے وزٹ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب آصف خان: باقی جو انہوں نے گڑھی بلوچ کا کہا ہے، وہ میرے حلقے میں یہ گراؤنڈ ہے، اس پہ 2015ء اور 2017ء میں اس کا ٹینڈر کیا گیا تھا، سیکشن چار کی وجہ سے وہ Delay تھا، ابھی اللہ کا شکر ہے کہ وہ گراؤنڈ جو ہے، تقریباً 80 کنال رقبہ ہے، یہ گڑھی بلوچ والا گراؤنڈ میرے حلقے میں ہے، اس کی ہم نے Handing and taking سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے نام Mutations کر دی ہیں، ان شاء اللہ چار کروڑ روپے سے وہ دوبارہ ہم نے ان کے ٹینڈر کے لئے پیسے دے کر اس کو Clear کر دینگے، میڈم کی معلومات کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: شکریہ جناب سپیکر، میڈم نے پہلے ہری پور غازی کا ٹھیکہ اٹھایا ہوا تھا، ابھی ڈی آئی خان پہ آ گئی ہیں، اللہ خیر کرے، پچھلے پانچ سال تو غازی کے سوال کرتی تھیں، اس نے کبھی شانگلہ دیر، میرا خیال ہے کہ شانگلہ دیر سے اس کا تعلق ہے، اس کا سوال نہیں پوچھا، یہ تمام ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ہر ممبر کا ایک حلقہ ہے، ایک نمبر ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، پلیز۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی وقانون: نگہت بی بی، مجھے یاد نہیں ہے، پچھلے چھ مہینوں میں کوئی ممبر اٹھا ہو اور اس نے کہا ہو کہ یہ تحصیل گراؤنڈ میرے حلقے میں ہے، اس کے پیسے لگ گئے اور یہ بنا نہیں ہے، جس طرح آصف خان نے کہا ہے، اختیار ولی خان نئے آئے ہیں، ہمارا بھائی ہے، آہستہ آہستہ یہ بھی عادی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order, please.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی وقانون: یہ چاول ہضم کرنے بڑے مشکل ہوتے ہیں۔ ثوبیہ بی بی نے کہا، یہ کیا گیم بنی ہوئی ہے، یہ گیم پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سٹارٹ کی ہے، یہ وہ لندن والی گیم نہیں ہے، (تالیاں) اس ملک کا سب کچھ چلا گیا، باپ بھی ادھر ہے، بھتیجے بھی ادھر ہیں، پورا ٹبر کا ٹبر ادھر ہے، یہ وہ گیم نہیں ہے، جس ضلعے میں دیکھنا چاہتے ہیں، اختیار ولی صاحب، آپ مجھے بتائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی Floor ان کے پاس ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی وقانون: اور تو چھوڑیں نوشہرہ کا گراؤنڈ میں آپ کو بتا دیتا ہوں، گراؤنڈز بنانے آسان نہیں ہوتے ہیں، زمینیں ہمارے صوبے میں مہنگی ہیں، ہماری کوشش ہوتی ہے، کہیں گاؤں والوں کو ریکویسٹ کرتے ہیں، کہیں سے شاملات لیتے ہیں، کہیں گاؤں والے Donate کرتے ہیں، تب جا کر گراؤنڈ بناتے ہیں، یہ کوئی امیر صوبہ نہیں ہے، ہمارے بہت محدود وسائل ہیں، بالکل ایک ہزار گراؤنڈز کی سکیم ڈالی ہوئی ہے، میں خود سپورٹس ڈیپارٹمنٹ جاتا ہوں، اپنے حلقے کے گراؤنڈ کے لئے 356 گراؤنڈز DDWP کے تحت منظور ہو گئے ہیں، جیسے جیسے فنڈنگ آئے گی، آپ کا بھی حلقہ ہے، سب کے حلقے ہیں، ایک ہزار گراؤنڈز ان شاء اللہ اس دور میں ہم یہ بقایا مکمل کر کے بنائیں گے۔ تحصیل گراؤنڈ پروگرام تقریباً ہمارا Finishing stage پہ ہے، جو نئی تحصیلیں بنی ہیں، وہاں بھی کام ابھی شروع ہوا ہے، یہ سہولت پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے دی ہے، پہلے ان کو گراؤنڈ یاد نہیں آیا، کوئی Youngsters ہیں، کوئی بچے ہیں تاکہ ان کے لئے گراؤنڈز بنائیں جائیں تاکہ وہ افیون سے، چرس سے، آئس سے اور ان فضول چیزوں سے بچیں اور شام کا ٹائم کسی اچھے کام میں لگائیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی، سوال ڈی آئی خان کا کر رہے ہیں، پتہ نہیں گڑھی بلوچ اور دوسرا کیا نام لیا؟ مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے کہ وہ کدھر ہے؟ اس سوال کا بہترین جواب آگے آیا ہوا ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Sobia Bibi, last word.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب سے میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ میں نے جو سوال کیا ہے وہ پورے صوبے کے لئے کیا ہے، جو ایکس فاٹا کے بغیر سات ڈویژن ہیں، یہ کوئسچن میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا کوئسچن پڑھیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، مجھے پتہ ہے، یہ ڈی آئی خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، ثوبیہ بی بی، آپ کا کوئسچن یہ ہے، آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا؟ جواب ہے، جی ہاں، درست ہے، وہ بات ختم ہو گئی۔

اگلا(ب) جزہے آپ کا،اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو،آپ صرف ڈی آئی خان کی بات کر رہی ہیں کہ ڈی آئی خان ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں، مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ ضلع وائز فراہم کر دیں؟ تو آپ نے صرف ڈی آئی خان کے بارے میں کوئسچن کیا ہے،ڈی آئی خان کی تفصیل آپ کو انہوں نے دے دی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، یہ تو ابھی میں نے کوئسچن کیا ہے، باقی جو کوئسچنز ہیں وہ کمیٹی کو چلے گئے ہیں کیونکہ سب میں مجھے یہی Answer آجاتا ہے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے، گراؤنڈ مکمل نہیں ہے، سٹینڈنگ کمیٹی نے ابھی اس دفعہ مجھے دو وزٹ کرائے ہیں،اس میں جو مکمل ہے،ڈی آئی خان کے ایم پی ایز اٹھیں،ان کو پتہ ہو گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگلی بات کریں،End کریں، کوئسچنز آور ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، کوئسچنز آور ختم ہو چکا ہے لیکن اس کوئسچن کو بھی آپ Shortly کمیٹی میں بھجوادیں تاکہ میں اس کا پتہ کروں کہ یہ سچ ہے کہ جھوٹ ہے؟

جناب سپیکر: اس وقت کیا کریں،آپ کیا چاہتی ہیں؟ یہ کمیٹی میں ریفر ہو، کمیٹی میں جائے، کمیٹی میں جانا چاہیئے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، یہ بالکل کمیٹی میں جائے تاکہ اس گراؤنڈ کا پتہ چل جائے کہ یہ کام ہو چکا ہے کہ نہیں؟ جس طرح۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، میڈم کہتی ہیں کہ یہ کوئسچن کمیٹی میں چلا جائے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: نہیں جناب سپیکر، یہ کوئسچن کمیٹی میں نہیں جائے گا،اس کا بہترین جواب مل گیا ہے،اس کے اوپر انہوں نے بتادیا۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: کونسا گراؤنڈ مکمل ہے اور جو گراؤنڈ مکمل نہیں ہوا،وہ کورٹ کیس ہے، سپریم کورٹ تک گیا ہوا ہے، اس پر کچھ Expenditure بھی چار ملین تک ہوا ہے لیکن پھر کچھ لوگ کورٹ میں چلے گئے ہیں،اس طرح نہیں ہوتا نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: دو دو اور چوپڑیاں نہیں ہوتیں، ایک طرف گالیاں دیں، چور چور کہیں اور دوسری طرف کہیں کہ کمیٹی میں بھیج دیں۔--

جناب سپیکر: Okay, thank you. کیا آپ ووٹنگ کروانا چاہتی ہیں؟ وہ تو نہیں مان رہے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، ایک بھی مکمل نہیں ہے، ایک گراؤنڈ بھی مکمل نہیں ہے، جس طرح پشاور کا کہا تھا کہ مکمل ہے وہ مکمل نہیں ہے، یہ بھی مکمل نہیں ہے، ان میں ایک بھی مکمل نہیں ہے، اپنے ایم پی ایز سے پوچھیں، مجھے Confirm کروائیں کہ جو ڈی آئی خان کے ایم پی ایز ہیں، یہ مکمل ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ کہتی ہیں کہ ان میں سے ایک گراؤنڈ بھی مکمل نہیں ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دوسری بات میں منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتی ہوں-----

وزیر قانون: جناب سپیکر، یہاں پہ ڈی آئی خان کے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، جو وہاں سے Elected ہیں، اٹھ کر بولیں کہ گراؤنڈز کمپلیٹ نہیں ہیں، یہ کیا بات ہوئی، ہم نے کمیٹی میں نہیں بھیجنا، آپ پلیز ووٹنگ کرالیں، خاتون شانگلہ کی ہے-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر-----

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: میڈم، وہ ٹھیک ہے، میڈم، کتنی دفعہ آپ ڈی آئی خان گئی ہیں؟ ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، وہ کہیں کہ میرا گراؤنڈ کمپلیٹ نہیں ہے، کوئی ایم پی اے اپنے حلقے کے پیسے چھوڑتا ہے، کوئی ایک روپیہ کسی کو کھانے نہیں دیتا-----

جناب سپیکر: اب میرے پاس ایک ہی حل ہے کہ میں اس کو ووٹ کے لئے Put کروں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: ووٹ کے لئے Put کر دیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو اور کوئی اختیار نہیں ہے۔

Is it the desire of the House that the Question No. 10776 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

Nose والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، اب Yes والے اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: موشن کے حق میں پندرہ اور مخالفت میں تیس ووٹ۔

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion was defeated.

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں وہ ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں: ڈاکٹر امجد علی صاحب منسٹر، آج کے لئے، جناب ریاض خان صاحب مشیر، آج کے لئے، جناب تیمور خان جھگڑا صاحب منسٹر، آج کے لئے، سردار یوسف زمان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، سید فخر جہاں صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب منور خان صاحب ایم پی اے، چار دن کے لئے، جناب محمد ریاض صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، سید اقبال میاں صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، سردار رنجیت سنگھ ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عارف احمد زئی صاحب مشیر، آج کے لئے، جناب افتخار مشوانی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے، جناب بلاول آفریدی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5 'Privilege Motions': Mr. Salahuddin, MPA, to please move his privilege motion No. 136, in the House.

Mr.Salahuddin: Ji Sir, thank you, Mr. Speaker. Many times, I had discussed with TMO of Town Four, Mr. Ihsanullah, for the new schemes and recent releases as it was my right to identify; and the TMO assured that he will include my schemes, but I came to know that he the ex TMO had tendered schemes identified, either by himself or his favored un-elected people. Thus he lied to me and concealed the truth purposely. So, in this way he breached my privilege, not only my privilege but that of the entire House. So, I request that my privilege motion be sent to the Privilege Committee

for proposing an appropriate punishment for the ex TMO of Town Four. Thank you, Sir.

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب خان صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: آنریبل ممبر صلاح الدین صاحب نے جو پریولج موشن لایا ہے، وہ بد قسمتی سے The gentleman Salahuddin, now we don't know, what to do as he has retired from service. جناب سپیکر، میں I don't know, what privilege (breached)، اس میں کچھ سکیمز دی گئی ہیں، انہوں نے صلاح الدین صاحب کے کہنے پہ 80 لاکھ کی سکیمز بنا کر ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے، انہوں نے جانے سے پہلے، لیکن جن کے خلاف پریولج موشن ہے وہ ریٹائرڈ ہو گئے ہیں، ابھی سیکرٹری صاحب یا آپ، اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک شخص ریٹائرڈ ہو گیا، وہ کہاں سے پریولج کمیٹی کے سامنے آئے گا؟ This is the situation.

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب، میرے خیال میں اس پریولج کو واپس لے لیں۔

Because the concerned person has retired, so, it will be very difficult for the Privilege Committee to call him. I think he will ignore anyhow.

Mr. Salahuddin: Sir, it is my humble submission that the Local Government is the department, headed by the honorable Minister. That is really biased toward me and when I say 'toward me' that is toward PK-71, and why on behest of an ex MPA, that is what is happening and I had been told that certain----

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Who was that ex MPA?

Mr. Salahuddin: I will name him later on; I will let you know. So, because of that interfering, because I am the elected person, not anybody else, I am representing the people of that vicinity, of that constituency though.

Mr. Speaker: We will find out some other solution with the consultation of the concerned Minister and the Secretary, that in future, there should not be anything.

Mr. Salahuddin: It will be happening Sir, because I had been told.

Mr. Speaker: Now at this stage, if we refer this to the Privilege Committee, it will just be wastage.

Mr. Salahuddin: The thing is that, though the person retired last month and I could do this willingly and knowingly, because he is drawing pension as well. So, when we will be proposing a penalty

for him, that will be stoppage of his pension, and in that regard, I am requesting that this be sent to the Privilege Committee and anybody else.

Mr. Speaker: Let's hear Mian Nisar Gul; again, I will give you time.

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ بھی پرانے پارلیمنٹرین ہیں، ہم بھی پرانے پارلیمنٹرین ہیں لیکن بد قسمتی سے اس اسمبلی میں پریولج موشنز بہت زیادہ آ رہی ہیں، اگر آپ دیکھیں ٹریژری بنچز کی بھی اور اپوزیشن کی بھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایم پی ایز منسٹرز کے پاس جاتے ہیں، ان کو ریکویسٹ کرتے ہیں، میں اکبر ایوب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اس کے دفتر سے صبح گیارہ بارہ بجے اٹھا، انہوں نے خود مجھے کہا کہ ہم نے ٹی ایم اوز اور ای ڈی اوز کو Instructions دی ہیں کہ جو ادھر کا لوکل ایم پی اے ہو، ان کے ساتھ آپ مشاورت کریں لیکن میں اس ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ تین سال ہو گئے ہیں، بلدیات ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے ساتھ کوئی مشاورت نہیں کی، ہم اگر پریولج لانا چاہیں تو میرے خیال میں روزانہ ہمارا ایک پریولج ہو گا لیکن ہم اپنی عمر کی وجہ سے، اپنے پرانے پارلیمنٹرین کی وجہ سے اور عزت کی وجہ سے اپنی پریولج موشن نہیں لانا چاہتے، برائے مہربانی میں آپ کی وساطت سے سارے منسٹر صاحبان کو کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کو آپ لوگ اتنا دیوار سے مت لگائیں، بہت چھوٹی سی اپوزیشن ہے، میرے خیال میں آپ گنتی کریں، تیس آپ لوگ تھے، پندرہ ہم تھے، تینتالیس تو ہماری تعداد ہے لیکن آپ دیکھیں کہ کتنی پریولج موشنز آ رہی ہیں، یہ آپ کے عہدے کی بے توقیری ہے، ہم تو خیر ایک پریولج موشن لے آئیں گے لیکن برائے مہربانی اگر ہم چاہتے تو روزانہ کے حساب سے ادھر پریولج موشنز ہوتیں لیکن اپنی وقار کی خاطر، اس ایوان کی خاطر اور ان آفیسرز کی خاطر ہم نہیں لانا چاہتے۔ صلاح الدین صاحب جب بھی میں دیکھتا ہوں، وہ انگلینڈ میں رہ چکے ہیں، ایک خودار آدمی ہے لیکن میرے خیال میں یہ آٹھویں نویں پریولج موشن اس کی ہو گی، برائے مہربانی یہ پریولج موشنز کم ہونی چاہئیں، آپ ایک ایسی رولنگ دے دیں کہ منسٹر جو بات ادھر کہیں، ڈیپارٹمنٹ اس کو Implement کرے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اس کو بھیجیں، پریولج کمیٹی بھیج دیں، پھر وہاں دیکھ لیا جائے گا کہ کیا ہوتا ہے؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، صلاح الدین صاحب جیسے کہتا ہے اس طرح کرینگے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 136 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

(Applause)

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6 'Adjournment Motions': Ms. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 272, in the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرنے سے پہلے آپ سے ایک ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں، جب میں وہاں پہ بیٹھی ہوئی تھی، خواتین سے بات ہو رہی تھی، ہماری جو ایم پی ایز ہیں، ایک تو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں پر-----

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ نے خود خواتین کا لفظ کہہ دیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں نے Sorry بھی کہہ دیا، یہاں بھی میری ممبرز سے بات ہوئی ہے، وہاں پر بھی ممبرز سے بات ہوئی ہے، آپ جب تین بجے اجلاس شروع کرینگے اور ساڑھے پانچ بجے ختم ہو گا، مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے لیکن کچھ ممبرز ہمارے ایسے ہیں کہ ان لوگوں کو گھر جانے میں، کیونکہ ٹریفک اس وقت بہت زیادہ ہوتی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اگر رات تراویح کے بعد اجلاس کریں اور پھر اس کو ایک بجے تک لیکر جائیں، ہم گھر جا کر سحری بھی کرینگے اور آرام سے اپنی عبادات بھی کرینگے، ہم تہجد بھی پڑھیں گے، ہم اپنی تراویح بھی پڑھیں گے، بات یہ ہے کہ یہ آپ سے پورے ہاؤس کی ریکویسٹ ہے-----

جناب سپیکر: رمضان شریف میں ہم ظہر کی نماز کے بعد دو بجے Exact شروع کرینگے اور عصر کی اذان سے پہلے ختم کر دیا کرینگے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مغرب کی اذان کے ساتھ-----

جناب سپیکر: اس میں صرف دو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ آپ ان ایم پی ایز سے پوچھیں کہ جن لوگوں کو پرابلمز ہیں، آپ لوگ سارے اٹھ جائیں، (مداخلت) نہیں یہ گیارہ، بارہ بجے بھی شروع نہیں کر سکتے ہیں، ہم لوگ ساری رات جاگ رہے ہوتے ہیں، ہم لوگ عبادت کرتے ہیں، ایک ہی رمضان ہمیں ملتا ہے، نہیں بارہ بجے بھی ہم لوگ نہیں آ سکتے تو پھر ایک بجے نماز کا ٹائم ہو جائے گا-----

جناب سپیکر: اگر آپ Agree کریں تو گیارہ سے تین کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، گیارہ سے تین بجے کوئی بھی نہیں آئے گا کیونکہ ساری رات عبادت ہوتی ہے، یہ ایک مہینہ ہوتا ہے، میں ان تمام لوگوں کو Reject کرتی ہوں اس بات پہ، کہ ہم لوگ ساری رات عبادت کرتے ہیں، یہ ایک مہینہ ہوتا ہے جو ہمیں ملتا ہے، اسی میں جس نے اپنے آپ کو بخشوا لیا، یہ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام ہے کہ جس کو رمضان ملا اور اس نے اپنے آپ کو نہ بخشوایا تو یہ اس کی سب سے بڑی بد قسمتی ہے-----

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کی تجویز سے اس لئے اتفاق نہیں کیا جا سکتا، آپ کہتی ہیں کہ تراویح کے بعد آپ آ جائیں، سحری تک۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، ٹھیک ہے، کم از کم-----

جناب سپیکر: پہلے تو آپ کہتی تھیں کہ خواتین نے افطاری بنانی ہے، اب آپ کہیں گے کہ خواتین ایم پی ایز نے سحری بنانی ہے، تو سحری مرد بنائیں گے، گھر میں پھر کون بنائے گا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بارہ سے لیکر آپ اس کو چار بجے تک کر دیں تاکہ سب لوگوں کو پرابلم نہ ہو-----

جناب سپیکر: بارہ سے کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی، بارہ کر دیں لیکن Exact بارہ بجے آپ شروع کرینگے، بارہ ٹھیک ہے، آپ لوگ Agree ہیں۔

جناب سپیکر: I think دو سے پانچ والا ٹائم ٹھیک ہے، 2:00 pm to 5:00 pm، اس دوران کوئی نماز بھی بیچ میں نہیں آ رہی، ظہر کے بعد ہو گا، عصر تک ختم ہو جائے گا، So, 2:00 to 5:00 اکبر ایوب صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ نے دنوں کے اپنے نمبر ہی پورے کرنے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: میڈم، مجھے ایک سیکنڈ، اتنا زیادہ بزنس نہیں ہے، ہم نے ہدایات دی ہیں کہ جو گورنمنٹ کا ضروری بزنس ہے، وہ جلدی لے آئیں تاکہ رمضان میں جلد از جلد آپ اس بزنس کو ختم کریں تاکہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، وہ Days بھی پورے کرنے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: وہ Days تو کرنے ہیں لیکن ہم اپنا بزنس لیکر اس کو جلد از جلد ان شاء اللہ ختم کرنے کی کوشش کرینگے۔

جناب سپیکر: بیسویں روزے تک Continue رکھتے ہیں، Week میں Three days ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: جناب سپیکر، بس ابھی آپ مشورہ کرکے ٹریژری اور اپوزیشن کے ساتھ جیسے بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: Week میں Three days ہیں، یہ ٹائم ٹھیک ہے، دو سے پانچ والا یہ ٹائم ٹھیک نہیں ہے، ادھر شاہ صاحب کچھ کہہ رہے ہیں، ہو گیا، دو سے پانچ ہو گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس ٹائم میں ہمیں تھوڑا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ Sensitive issue ہے، دو سے چار کر دیں، آپ اپنا بزنس جو ہے اس کو زیادہ سے زیادہ لے آئیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہی کریں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن Exact دو بجے کوئی آتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ لوگ Exact دو بجے آ جائیں، ہم چار بجے تک اس کو Windup کر دیا کریں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم لوگ آ جائیں گے، ہم لوگ نماز پڑھ کے آرام سے پہنچ سکتے ہیں، دو سے چار تک ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ اتنی تقریریں نہیں کر سکیں گے، یہ جلدی ختم ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، دو سے چار، وہاں پہ پیچھے بیٹھے ہوئے لوگ اعتراض کر رہے ہیں، اگر وہ کھڑے نہیں ہو رہے تو ان کی اپنی مرضی ہے، آپ لوگ کھڑے کیوں نہیں ہوتے؟ آپ سب لوگ کھڑے ہو جائیں، جنہوں نے مجھ سے بات کی ہے، پھر آپ لوگ کہتے ہیں، ہماری بات پہنچا دیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہتی ہیں، رات والی بات؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب سپیکر: آپ رات کو اجلاس کرنے والی بات پہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دو سے چار بجے تک۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، دو سے چار تک۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں ٹھیک ہے، شکریہ۔

جناب سپیکر: ہم اس کو پانچ بجے تک رکھیں گے، But آپ بزنس کم رکھیں تو چار بجے ہم اس کو ختم کر دیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ آپ کا کام ہے کہ آپ بزنس کم لائیں۔

جناب سپیکر: بزنس کم لائیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بزنس کم کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ تقریریں کم کر دیں، تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو سر، میری یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسمبلی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ خوازہ خیلہ سوات میں چھ سالہ بچی کو "سورہ" میں دیا گیا، اگرچہ اس واقعہ پر پختونخوا پولیس نے ایکشن لیا ہے لیکن ایسے اقدامات سے معاشرے میں بگاڑ کا رجحان بڑھ رہا ہے، لہذا ان واقعات کو روکنے کے لئے عملی اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ معاشرے میں کمسن بچوں اور بچیوں کو اس قسم کے لاحق خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: جناب سپیکر، یہ میں نے اپنے بھائیوں سے پوچھا کہ یہ "سورہ" کا کیا مطلب ہے؟ جب انہوں نے مجھے بتایا تو مجھے بڑی کوفت ہوئی ہے، میرے خیال میں ہمارے صوبے میں، ہماری طرف تو Specially یہ چیز کافی عرصہ پہلے ختم ہو گئی ہے لیکن یہ بہت ہی Alarming situation ہے تو اس کے اوپر بالکل ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، اس کے لئے ایک دن رکھ لیں تاکہ ہم بھی اس کے سارے Facts and figures کا پتہ کر لیں، پھر اس کے اوپر بحث کر لیں۔

Mr.Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤنوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her call attention notice No. 1693, in the House.

محترمہ حمیراخاتون: شکریہ جناب سپیکر، محکمہ اسٹیبلشمنٹ کے بارے میں میرا کال اٹنشن ہے، رخسانہ جاوید، پروفیسر جناح کالج برائے خواتین یونیورسٹی آف پشاور، گریڈ 21 میں سال 01-02-2015 کو ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ممبر پبلک سروس کمیشن تعینات ہوئی تھیں۔

میں وزیر برائے محکمہ املاک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ رخسانہ جاوید پروفیسر جناح کالج برائے خواتین یونیورسٹی آف پشاور، گریڈ 21 میں سال 01-02-2015 کو ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ممبر پبلک سروس کمیشن تعینات ہوئی، یونیورسٹی ریکارڈ کے مطابق ان کی پیدائش 02-02-1955 تھی اور پبلک سروس کمیشن کے ممبر کی حیثیت سے خدمات کے بعد انہیں رولز کے مطابق 01-02-2020 کو ریٹائر ہونا تھا لیکن اس دوران انہوں نے اپنے شناختی کارڈ میں عمر 02-02-1955 سے تبدیل کرکے 02-02-1956 کر دی تاکہ گزشتہ گیارہ ماہ سے بطور ممبر پبلک سروس کمیشن اپنی غیر قانونی تعیناتی کے دوران استعمال کئے گئے اختیارات اور حاصل کردہ مراعات کو قانونی جواز فراہم کر سکے۔ یہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے، لہذا حکومت اس حوالے سے اصل صورتحال سے ایوان کو آگاہ کرے اور بحیثیت ممبر پبلک سروس کمیشن ریٹائرڈ پروفیسر رخسانہ جاوید کی ماورائے قانون تقرری، اختیارات کے استعمال اور مراعات کے حصول کا فوری نوٹس لیا جائے۔

میری گزارش ہوگی جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی رولنگ چاہونگی کہ یہ کمیٹی کو ریفر ہو اور دوسرا یہ کہ انہوں نے جو غیر قانونی دوران ملازمت احکامات جاری کئے، ان کو کالعدم کیا جاسکے، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: جناب سپیکر، بالکل سارا کال اٹنشن نوٹس پڑھا ہے، اس سلسلے میں میں نے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کیا، ان کو بھی یہ بہت لیٹ ملا اور یہ Age کا مسئلہ ہے، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اگر اس کو آپ چار پانچ دن کے لئے ڈیفر کر دیں تاکہ ہم پبلک سروس کمیشن سے ایک رپورٹ منگوالیں، ایک دفعہ ہمارے پاس وہ رپوٹ آ جائے، وہ ہم Next time اس کے ساتھ لگا دیں گے۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: میڈم، بات کرنے دیں، دیکھیں، Facts سامنے نہیں ہیں، ان کو یہ لیٹ ملا ہے، جب وہ رپورٹ سامنے آ جائے، ایک کہہ رہے ہیں کہ پچپن (55) ہے، ایک کہہ رہے ہیں کہ چھپن (56) ہے، تو رپورٹ ان کی طرف سے آ جائے، اس کے ساتھ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ اپنے Comments لکھ کر ادھر بھیج دے گا، کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس کے بعد بھی اگر ان کو اس پر شکوک ہوئے تو بیشک ہم کمیٹی میں بھیج دینگے جناب سپیکر، ہمیں کیا اعتراض ہے، ریکویسٹ ہے کہ اس کو ڈیفر کر دیں، بیشک جمعے کو یا Monday والے دن آپ اس کو رکھ دیں، تب تک پبلک سروس کمیشن سے وہ Comments لے لیں۔

جناب سپیکر: یہ آج ہی ملا ہے، آج ہی Admit ہوا ہے، اس کو Friday تک ڈیفر کر دیتے ہیں۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، اس میں دو مسئلے ہیں، میرے پاس اس کے تمام Proofs موجود ہیں۔ جس طرح منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے، اس میں کوئی Doubt نہیں ہے، یہ کوئی غلط بیانی کی رپورٹ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خود وہ غیر قانونی طریقے سے آئی ہوئی ہیں لیکن یہ لوگوں کو بھی Jobs دے رہی ہیں، اب وہ لوگ جو یہ Jobs دے رہی ہیں، وہ بھی کالعدم ہوگا، وہ فیصلہ، اس سے آگے اور پیچیدگی بنے گی، لہذا میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ یہ کمیٹی کو چلا جائے، میں وہاں پہ Proofs دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: سر، میری وہی بات ہے کہ دو تین، چار دن کی بات ہے، ذرا پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ آ جانے دیں، اس کے اوپر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ Proper اپنے Comments دے دے گا۔

Mr. Speaker: Deferred till Friday.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون: ہاں جی، پلیز۔

Ms. Humaira Khatoon: Okay.
Minister for Law: Thank you.

جناب سپیکر: جواب Friday تک آنے دیں، کال اٹنشن نمبر 1693 کو میں Friday تک ڈیفر کرتا ہوں، آپ اس کا جواب لے آئیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، کورم مکمل نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم، کاؤنٹ کریں، انہوں نے نشاندہی کر دی ہے، کاؤنٹ کریں، دو منٹ کے لئے Bell بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Countdown, please.

(Counting was carried)

جناب سپیکر: نثار خان نے فیصل زیب کے ساتھ زیادتی کی، اب اس کے بعد ان کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے، Again count, please; honorable Members, please take your seats. We are counting all of them.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: Only thirty five. The quorum is thirty seven. The sitting is adjourned till Friday, 02:00 pm.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 16 اپریل 2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)